دنیا کے بارے میں جاننا
مُعاشرتی عُلوم
کراچی
تیسری جماعت کے لیے
یہاں ووٹ ڈالیے
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو

معاشرتی علوم

کراچی

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ

ناشر

اُردُو اکیڈمی سندھ کراچی

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد، بحوالہ مراسلہ نمبر F4-4/2003-SS-I

بتاریخ 15 مارچ 2004ء بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس کراچی۔

قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصیح شدہ۔

مصنفین

ڈاکٹر برناڈیٹ ایل ڈین

مسز روبینہ امین قریشی ✦ الکریم داتو

مترجم: پروفیسر سید قوی احمد

ادارت ونگرانی: قائم الدین بلال، غلام محی الدین بلیدی

آرٹ ورک: نور احمد

نقشہ نویسی: محمد مرتضیٰ خان

کمپیوٹر کمپوزنگ، لے آوٹ ڈیزائن اینڈ فوٹو گرافی: اُردو اکیڈمی سندھ کراچی

نگرانِ اعلیٰ

مشتاق احمد ایچ قریشی

چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

مطبع

سعد پرنٹرز کراچی

محترم استاد صاحب!

تیسری جماعت کی معاشرتی علوم کی درسی کتاب وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد کے 2002ء کے معاشرتی علوم کے نصاب کے مطابق مرتب کی گئی ہے۔ معاشرتی علوم کا مقصد مستعد اور ذمہ دار شہریوں کا فروغ ہے، جو معاشرے کی بہتری کے لیے حصہ لے سکیں۔

نصاب اور درسی کتاب کے مقاصد یہ ہیں

- معاشرتی علوم کے تصورت اور مفاہم کا علم، فہم اور ان کا اطلاق
- مشاہدہ، ابلاغ، فیصلہ سازی اور متنازع امور کو حل کرنے کی صلاحیت کی نشوونما۔
- تعاون، رواداری، ذمہ داری اور انصاف کے رویوں کا ابھارنا۔
- انسانوں سے محبت کا فروغ۔
- اپنی اور دوسروں کی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے پرامن طور پر رہنے اور کام کرنے کی اہمیت اجاگر کرنا۔

بچے سب سے بہتر طریقے سے اس وقت سیکھتے ہیں جب وہ اس عمل میں سرگرمی (ذہنی اور جسمانی) سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر باب میں تعلیمی مواد، تصاویر اور نقشے ہیں اور ان کے ساتھ ہی طلبہ کو شامل کرنے والی سرگرمیاں ہیں تاکہ وہ اصل پیغام کا ادراک کرسکیں۔

تصور اور فہم کے ساتھ ساتھ یہ درسی کتاب طلبہ کو مقاصد میں بیان کردہ مہارت اور رویہ حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، جس کو مشق کے ذریعے اجاگر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نصاب کے ساتھ ساتھ ایسے مواقع کی تلاش میں رہے جس کی وجہ سے طلبہ سیکھے ہوئے رویوں اور مہارتوں کا بھرپور اظہار کرسکیں، مثلاً طلبہ کو اسکول یا کلاس کے انتظام میں (بطور مانیٹر یا صرف رابطہ کار) یا سرگرمیوں میں شامل کرنا۔

ہر باب اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ یہ کلاس میں دو یا تین پیریڈ میں مکمل ہوجائے تاہم کچھ سرگرمیوں میں زیادہ وقت درکار ہوگا۔ اس لیے اپنا درس مرتب کرتے وقت اس کا دھیان رکھیے۔

اس درسی کتاب کو کس طرح استعمال کیا جائے

آغاز سے پہلے درسی کتاب کو ایک مرتبہ توجہ سے پڑھ ڈالیے۔ بطور استاد آپ کے اپنے کچھ خیالات اور نظریات ہوں گے اور آپ اپنے طلبہ کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس درسی کتاب میں بیان کردہ خیالات اور سرگرمیوں کو بطور استاد اپنے تجربات اور اپنے طلبہ کی ضروریات کے پیش نظر مزید اجاگر کریں۔

استاد کی رہنمائی

اس درسی کتاب کے استعمال میں مدد کے لیے ہم نے صفحے کے حاشیے میں استاد کے لیے ہدایات بیان کی ہیں۔
یہ ہدایات نیلے رنگ میں ہیں۔ اور ان ہی میں اس کی شناخت کرادی گئی ہے۔

ہر باب کی سرگرمیاں

بچے سرگرمیوں میں شریک ہوکر سیکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی باب میں جو کچھ پڑھا ہے اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر باب میں سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ بچے اور بھی کئی طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ اس لیے یہ سرگرمیاں طلبہ کی مختلف صلاحیتوں (تحریر و تقریر اور ڈرائنگ وغیرہ) کی طلب گار ہوتی ہیں تا کہ اس باب کے مقام کا بھرپور ادراک ہو سکے۔

باب کے اختتام کی سرگرمیاں

تمام بچے پہلی مرتبہ میں بتائے گئے مقام اور تصورات کو نہیں سیکھتے ہیں۔ اس لیے ہر باب کے اختتام پر سوالات عملی کام اور اضافی سرگرمیوں پر مشتمل سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں جس سے اس باب کے اہم تصورات کا اعادہ ہو سکے۔
اضافی سرگرمیاں ہمیشہ استاد کی مدد سے سرانجام دینی چاہیں۔

کتاب کے آخر پر جوابات

چونکہ بنیادی مقصد طلبہ میں غور و فکر اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارتا ہے، اس لیے ضروری نہیں ہے کہ سوالات کے جوابات کا صرف ایک ہی صحیح طریقہ ہو یا سرگرمیاں ایک ہی طریقے سے کی جائیں تاہم ہم نے سرگرمیاں اور ہر باب کے آخر کے سوالات کے چند ممکنہ جوابات کتاب کے آخر میں دیے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ صرف یہی صحیح جوابات نہیں ہیں۔ اس لیے اپنے طلبہ کے جوابات کو توجہ سے پڑھیے۔ اگر طلبہ کے جوابات درست ہیں تو ان کی تعریف کیجیے۔ اگر وہ مکمل طور پر درست نہ ہوں تو جواب کے درست حصے پر ان کی تعریف کیجیے اور وہ اس بات کی نشاندہی کیجیے کہ وہ کس طرح اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اگر جواب بالکل غلط ہے تو انہیں درست جواب بتائیے یا دکھائیے۔

گروپ میں کام کیسے کیا جائے

کچھ سرگرمیاں اس نوعیت کی ہیں کہ ان میں طلبہ گروپ میں کام کرتے ہیں۔ ذیل میں کامیاب گروپ کے گروہی کام کے لئے چند اقدام بیان کئے گئے ہیں۔

1۔ گروپ میں شامل طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیجیے۔ مثلاً اپنی باری کا انتظار کرنا، دوسرے کو سننا، کام کی ذمہ داریوں میں شریک ہونا اور خاموش آوازوں کا استعمال کرنا۔

2۔ گروپ بناتے وقت پہلے دو کا گروپ بنائیے۔

3۔ جب دو کے گروپ میں کام کرتے ہوئے وہ مطمئن ہو جائیں تو اس جوڑے کے ساتھ دوسرا جوڑا شامل کرلیں کہ گروپ میں چار ہو جائیں۔

4۔ گروہ میں شامل طلبہ کا مشاہدہ کیجیے کہ وہ اپنا کام کرر رہے ہیں اور اپنے گروپ کی صلاحیتوں کو استعمال کرر ہے ہیں۔

5۔ آخر میں یہ دیکھیے کہ انہوں نے اپنے ذمہ کام کام کس طرح کیا ہے (ہر گروپ اپنا کیا ہوا کام کلاس کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔) ہر گروپ کی صلاحیتوں پر انہیں بعد میں مشورہ دیجیے کہ وہ آئندہ کس طرح اس کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔

جائزہ

ٹیسٹ اور امتحان کے ذریعے ہر باب کے اختتام پر جائزہ لیجیے۔ اس جائزے میں سوالات، عملی سرگرمیاں اور مختلف مہارتوں کی جانچ شامل ہوں۔ اس طرح کے سوالات اور سرگرمیاں سیکھنے کے عام معمولات سے ہٹ کر ہوتی ہیں۔ اور نظریات وتصورات کے دیرپا فہم وادراک کو فروغ دیتی ہیں۔

فہرست

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اولین مقصد ایسی درسی کتب کی تیاری وفراہمی ہے جو نسل نو کو شعور وآگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں، جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ وروایات کی پاسداری کرتے ہوئے دور جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کامیاب زندگی گزار سکے۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرین مضامین، مدرّسینِ کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروف عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ وطالبات کما حقہ، استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز وآراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مُمِدّ ومُعاون ثابت ہوں گی۔

مشتاق احمد ایچ قریشی

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا باب

نقشے کے بارے میں جاننا

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- نقشوں اور تصاویر کے درمیان فرق
- مختلف چیزیں جو نقشے دکھاتے ہیں
- نقشوں کی اہمیت

نقشہ کیا ہے؟

نقشہ ایک خاص قسم کی ڈرائنگ ہے۔ جو چیزوں کی اوپری سطح کو دکھاتی ہے۔ نقشے میں ہمیں جگہ ایسے نظر آتی ہے جیسے اس جگہ کے اوپر کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہوں۔ شکل 1.1 کو دیکھیے۔ یہ ایک کمرۂ جماعت کی تصویر ہے۔ شکل 1.2 کو دیکھیے۔ یہ ایک کمرۂ جماعت کا نقشہ ہے۔ وہ کیا باتیں ہیں جن کی وجہ سے نقشہ تصویر سے مختلف ہوتا ہے؟

شکل 1.1 کمرہ جماعت کی تصویر
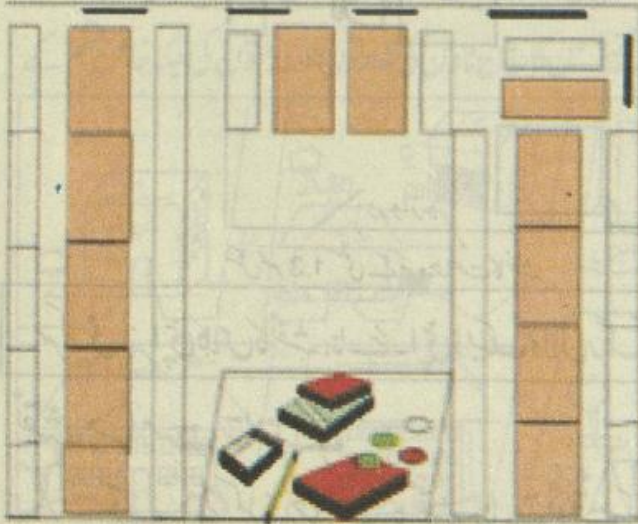
شکل 1.2 کمرہ جماعت کا نقشہ

ایک تصویر چیزوں کو اسی طرح دکھاتی ہے جیسی وہ ہوتیں ہیں جبکہ نقشہ چیزوں کی صرف اوپری سطح دکھاتا ہے۔

سرگرمی : نقشے اور تصویر میں دکھائی گئی ڈیسک کی اشکال بنائیے۔

بچوں کو ایک دن میں صرف ایک تصور کے بارے میں سمجھائیے۔ مثلاً تصور کو واضح کرنے کی خاطر مزید سرگرمیاں دی جائیں۔ اس نقشے اور تصویر کے فرق کو سمجھانے کے لیے اپنی میز پر کچھ چیزیں رکھیں اور بچوں کو وہ بنانے کے لیے کہا جائے۔ پھر بچوں کو کہیں کہ کرسی پر کھڑے ہو کر نیچے آپ کی ڈیسک کی طرف دیکھیں اور اس کو اس طرح بنائیں جیسے نقشے پر بناتے ہیں۔ آپ بچوں سے کہیں کہ وہ کسی ایک چیز کے اردگرد لکیر کھینچیں۔ جب وہ اس چیز کو اٹھائیں گے تو جو باقی ڈرائنگ رہ جائے گی وہ اس کا اوپری سطح کا منظر ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو یہ نکتہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے کہ نقشہ میں چیزوں کا اوپری سطح کا منظر اور تصویر میں چیزوں کا مکمل منظر ایسے نظر آتا ہے جیسے وہ ہوتی ہیں۔

نقشہ محلِ وقوع بتاتا ہے

نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزیں کہاں ہیں۔ سلمیٰ کا آج اسکول میں پہلا دن ہے۔ اس کی استانی نے اسے سمجھانے کے لیے کلاس کا نقشہ بنایا۔ نقشے سے سلمیٰ سمجھ گئی کہ کمرۂ جماعت میں کون سی چیز کہاں ہے۔
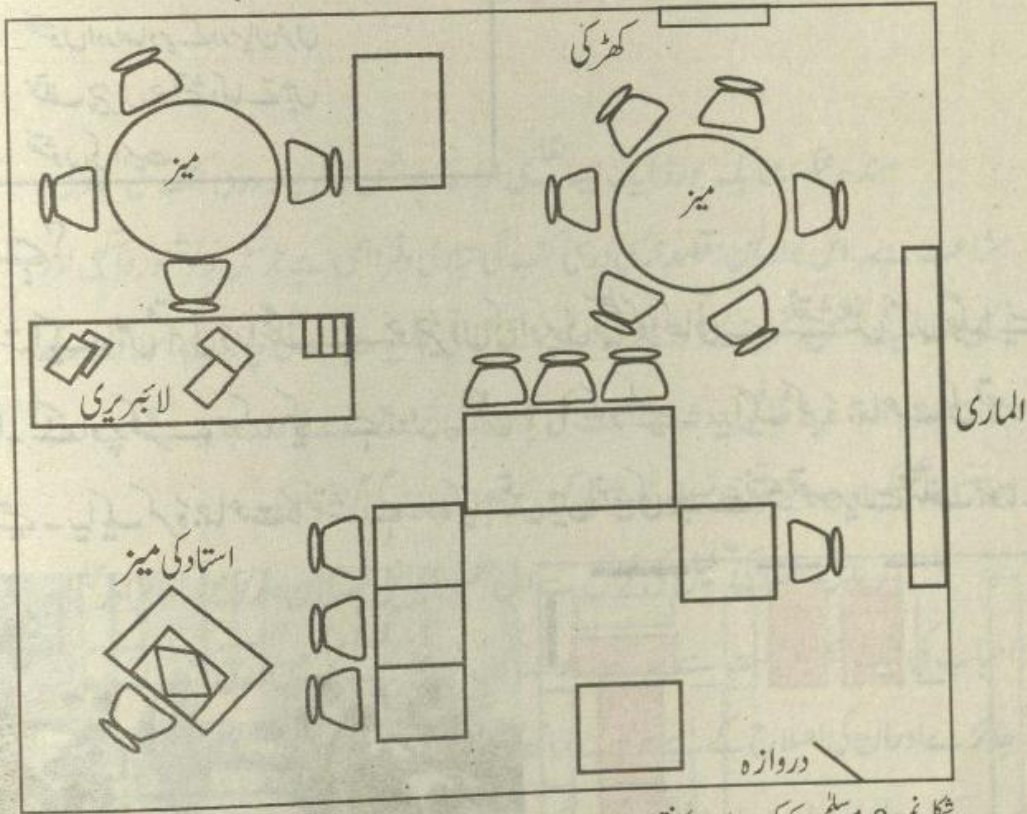
شکل نمبر 1.3 سلمیٰ کے کمرہ جماعت کا نقشہ

سرگرمی : اپنی کلاس کا نقشہ بنایئے۔ اپنی ڈیسک کو لال رنگ کر کے اس پر اپنا نام لکھیے۔ ٹیچر کی میز اور کرسی کا رنگ نیلا کیجیے۔

نقشہ جسامت بتاتا ہے

آپ نے کمرۂ جماعت کا نقشہ بناتے وقت کیا کیا؟ آپ نے ہر چیز کو اپنے کاغذ کی لمبائی چوڑائی یعنی جسامت کے مطابق چھوٹا کر دیا ہے۔ نقشے میں چیزوں کو ان کی اصل جسامت سے چھوٹا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اگر چیزوں کو ان کی اصل جسامت میں دکھایا جائے تو نقشہ بنانا ناممکن ہو جائے گا۔ اسی لئے نقشے میں چیزوں کو ان کی اصل جسامت سے چھوٹا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزوں کو کتنا چھوٹا کر کے دکھایا گیا ہے تاکہ ہم اس کی اصل جسامت جان سکیں۔

بچوں کو نقشے میں دی گئی چیزوں کی صحیح جگہ سمجھانے کے لئے ان سے کہیں کہ وہ بتائیں کہ اُن کے دائیں طرف، بائیں طرف، سامنے اور پیچھے کون بیٹھتا ہے۔ بچوں سے کلاس کا نقشہ بنوانے سے پہلے آپ خود بلیک بورڈ پر کلاس کا نقشہ بنایئے۔ اب ہر بچے سے کہیں کہ وہ آ کر بورڈ پر اُس جگہ کی نشاندہی کریں جہاں وہ بیٹھتے ہیں اور کلاس کی دوسری چیزوں کی جگہوں کے بارے میں مثلاً الماری وغیرہ۔

شکل نمبر 1.4 کو دیکھیے ۔ دو بچوں نے نقشے بنائے ہیں۔ ان میں سے کون سا نقشہ بہتر ہے؟ کیوں؟
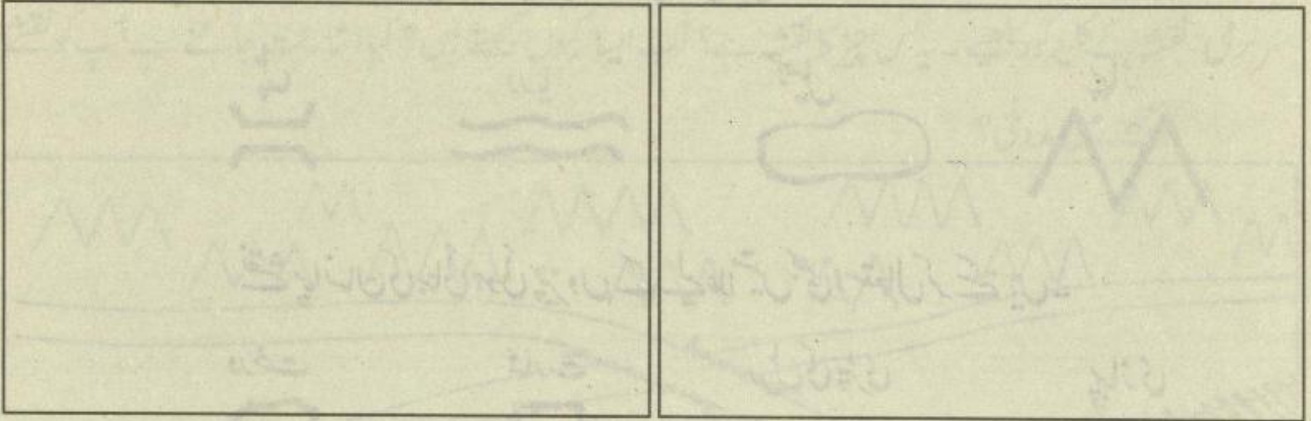
شکل 1.4

سرگرمی: کاپی پینسل کی ڈبیہ رکھ کر اُس کے گرد نشان بنائیں پھر اُس کی آدھی جسامت کے برابر دوسری تصویر بنائیں۔

نقشے میں علامات استعمال کی جاتی ہیں

شکل 1.5 کو دیکھیے ۔ یہ گارڈن ٹاؤن کی تصویر ہے۔ گارڈن ٹاؤن کی مختلف گلیاں اور عمارتیں دکھاتی ہے۔ یہ ٹاؤن کے درخت بھی دکھاتی ہے۔ اب شکل 1.6 کو دیکھیے ۔ یہ گارڈن ٹاؤن کا نقشہ ہے۔ نقشے میں گارڈن ٹاؤن کی عمارتوں اور درختوں کی جگہ خاص قسم کے نشانات دکھائے گئے ہیں۔ یہ نشانات علامات کہلاتے ہیں۔ ان علامات کی مدد سے نقشے میں اصل چیزیں دکھائی جاتی ہیں۔
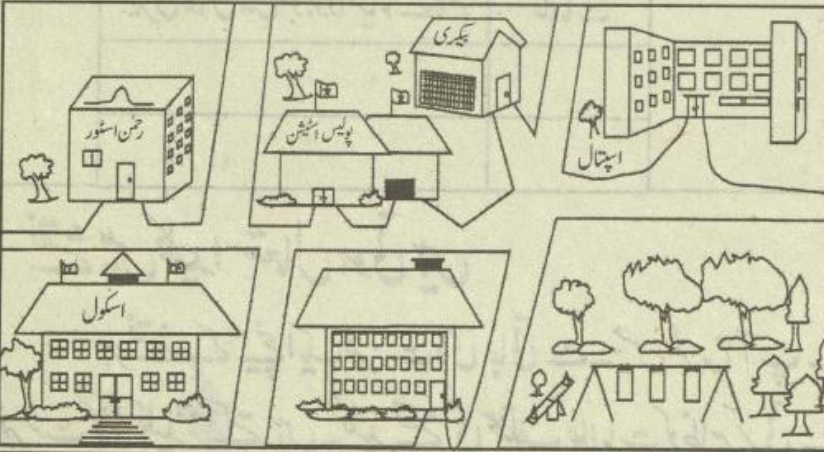
شکل 1.5 گارڈن ٹاؤن کی تصویر
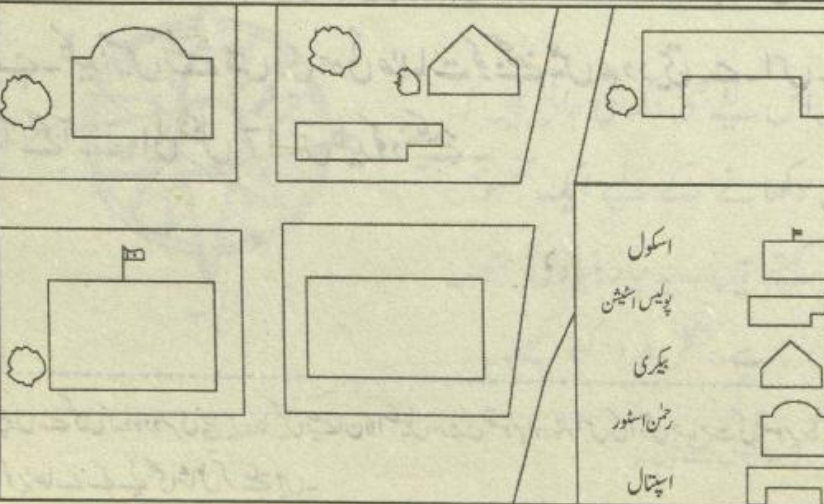
شکل 1.6 گارڈن ٹاؤن کا نقشہ

نقشے پر قدرتی نظاروں کے لیے علامتیں بھی استعمال ہوتی ہیں۔

پہاڑ　　جھیل　　دریا　　پل
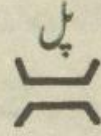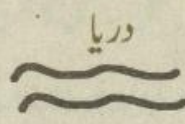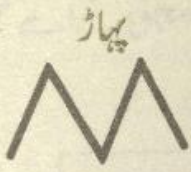
نقشے پر انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کے لیے علامتیں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

پہاڑی　　ریل کی پٹری　　عمارت　　درخت
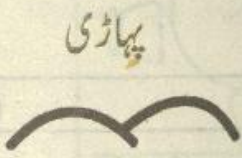
سرگرمی: دو کالم بنائیے۔ ایک میں آپ اپنے کمرۂ جماعت میں موجود اشیاء کے نام لکھیے اور دوسرے میں ان چیزوں کے علامات بنائیے۔

میری کلاس میں موجود اشیاء کے نام	علامات

نقشے میں کلید استعمال ہوتی ہیں

ہر نقشے کے نیچے ایک فہرست دی جاتی ہے۔ جس طرح آپ نے مندرجہ بالا سرگرمی میں بنائی ہے۔ اس فہرست کو ''کلید'' کہتے ہیں۔ کلید نقشے کی مختلف علامات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ہمیں ہر علامت کے معنی بھی بتاتی ہے۔ کلید ہمیں نقشے میں دی ہوئی علامات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کلید کو غور سے دیکھیں۔ آگے آنے والی شکل 1.7 میں کلید کو دیکھئے۔

بچوں سے کہیں کہ وہ دوسری چیزیں بنائیں جیسے ان کا اسکیل، ربر کی تصویر اور پھر اُس کی آدھی جسامت کی تصویر بنائیں اگر ہو سکے تو اس کو اپنی حساب کی کلاس میں پیمائش اور پیمانے کو پڑھانے کے لیے بھی شامل کر سکتے ہیں۔

سرگرمی: نقشہ کے کلید کو دیکھیے۔ یہ کس چیز کا نقشہ ہے؟ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں؟ کیا اشارات جاننے سے آپ کو نقشے کو سمجھنے میں مدد ملی؟

کلید نقشہ
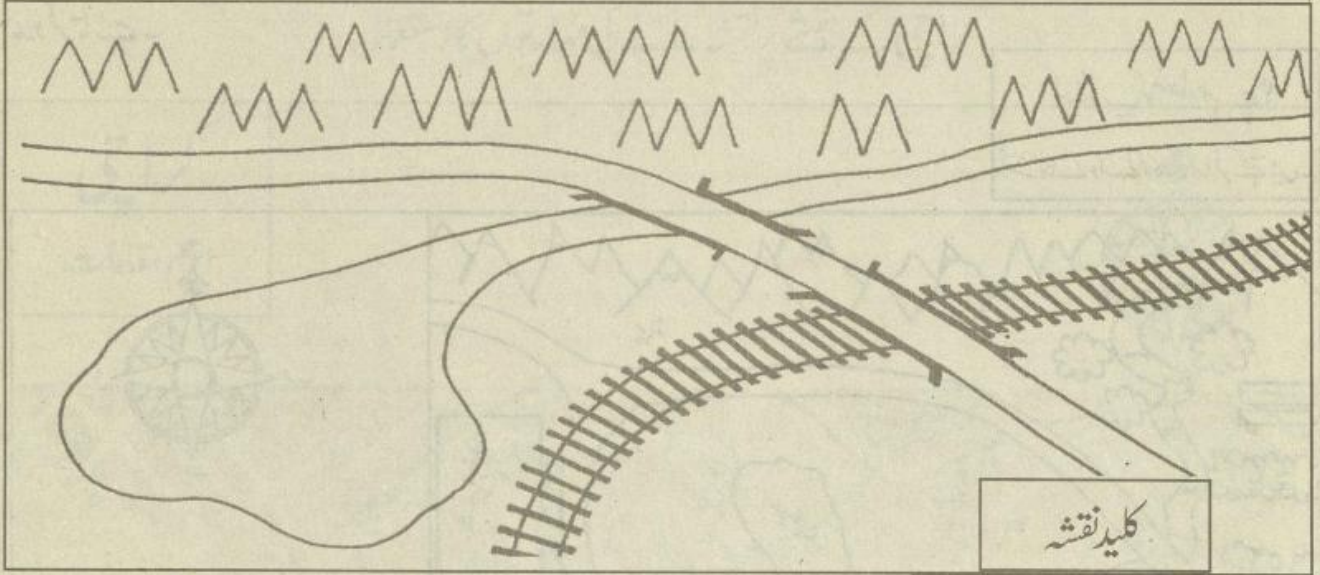
دریا	
ریلوے لائن	
پل	
پہاڑ	
پہاڑی	
سڑک	

شکل 1.7

شمال
مشرق
مغرب
جنوب

شکل 1.8 سمت نما

نقشے سمتیں بتاتے ہیں

نقشوں کو سمجھنے کے لیے ان میں سمتیں اس لیے بھی دکھائی جاتی ہیں کہ نقشوں کو سمجھنے میں مدد ملے۔ نقشے پر سمتیں دکھانے کے لیے ایک مخصوص نشان ہوتا ہے۔ اس نشان کو ''سمت نما'' کہتے ہیں۔ یہ چار بنیادی سمتوں یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کو ظاہر کرتا ہے۔ شکل 1.8 کو دیکھئے۔

جب بچے نقشہ پڑھ چکے ہوں تو ان سے پوچھیں کہ نقشہ کیا ہے اور وہ ایسا کیوں سمجھتے ہیں۔

نقشے کی اہمیت

ابھی ہم نے نقشے کے بارے میں پڑھا ہے۔ نقشہ کیوں اہم ہوتا ہے؟ نقشہ اس لیے اہم ہوتا ہے کہ نقشہ مقامات کو تلاش کرنے، مقامات تک پہنچنے اور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

نقشہ بنانے والے کو کارٹوگرافر کہتے ہیں۔
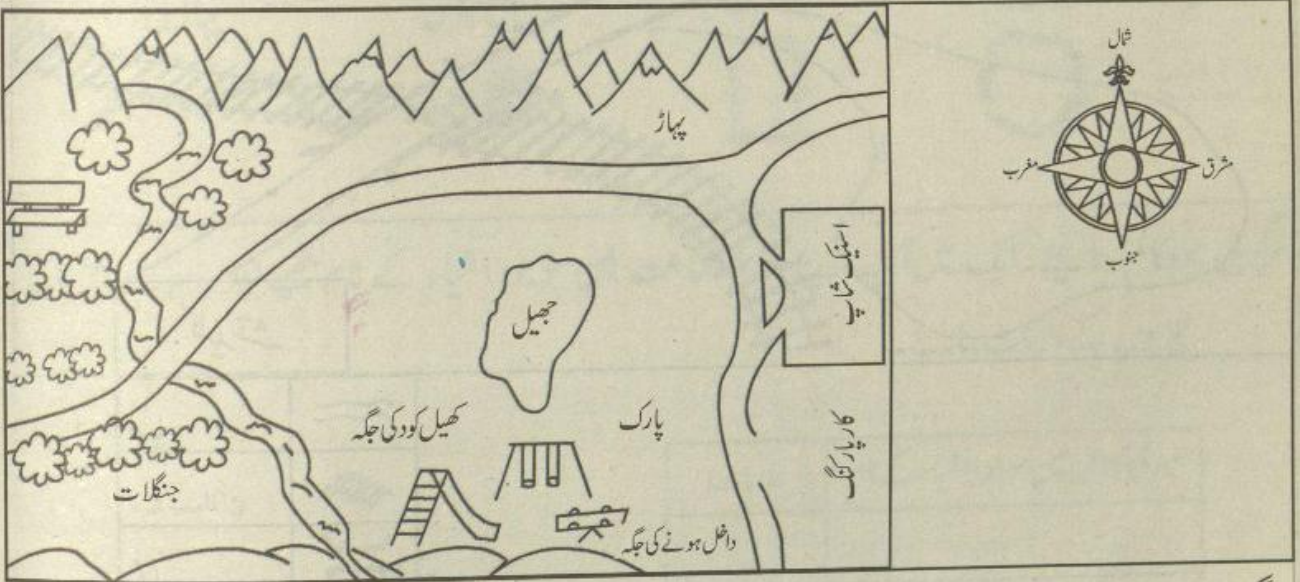
سرگرمی: اوپر دیئے ہوئے نقشے کو دیکھیے۔ ہر جملہ مکمل کرنے کے لیے لفظ ''شمال، جنوب، مشرق اور مغرب'' لکھیے۔

1۔ جنگلات پارک کے.......کی طرف ہیں۔
2۔ کھیل کا علاقہ پارک کے.......کی طرف ہے۔
3۔ اسنیک شاپ پارک کے.......کی طرف ہے۔
4۔ پارک کے.........کی طرف پہاڑ ہیں۔
5۔
6۔
7۔

''سمت نما'' کو استعمال کرتے ہوئے کمرۂ جماعت کی اہم سمتوں کو شناخت کیجیے۔ ایک بڑے کاغذ پر چار اہم سمتیں شمال، جنوب، مشرق اور مغرب لکھیے اور اس کو کمرۂ جماعت کی دیوار پر لگائیں بچوں سے وہ کہیں کھڑے ہو کر اپنا چہرہ مشرق و مغرب وغیرہ کی جانب گھمائیں۔ بیٹھے ہوئے مختلف بچوں سے معلوم کیجیے کہ ان کے شمال، جنوب، مشرق و مغرب میں کون بیٹھا ہوا ہے۔

مشق

کراچی کے نقشے پر نقشہ بنانے کی مہارتوں کا استعمال۔

کراچی

اہم مقامات

شمال

مغرب

مشرق

جنوب
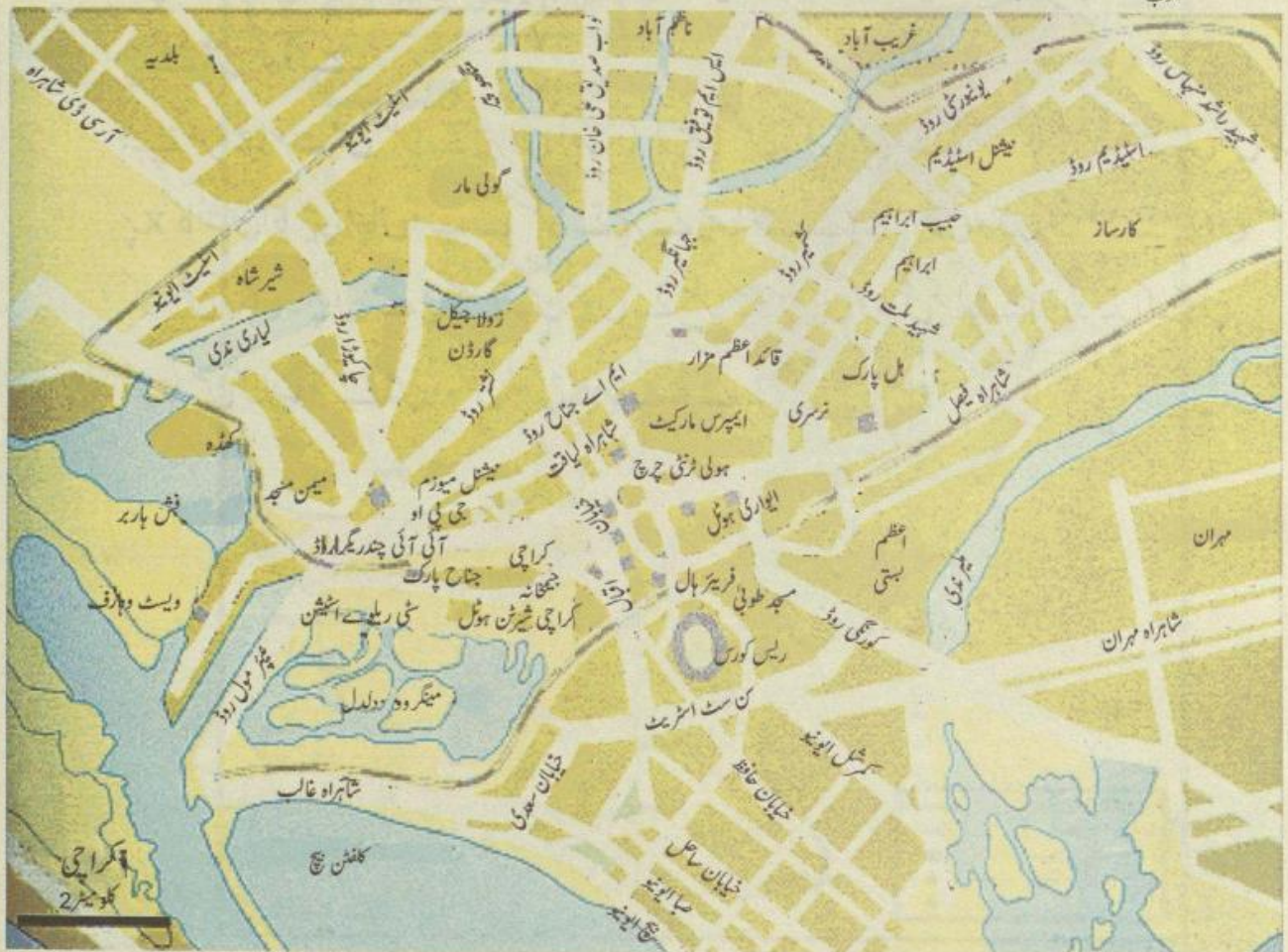
کلید نقشہ

1. کراچی کے نقشے کو دیکھیے اور علامات کے ذریعے ایک کلید بنائیے۔

2. بتائیے یہ مقامات کس سمت میں ہیں۔

(i) کلفٹن بیچ (ii) شیر شاہ (iii) کھڈہ (iv) نرسری

3. اپنے محلے کا نقشہ بنائیے۔ اس میں اپنے گھر کے آس پاس، اپنے گھر کے نزدیک کے اور گھر سے دور کے تین اہم مقامات کے نام لکھیے۔

اضافی سرگرمیاں:

1. اپنے گھر کے کسی کمرہ کا نقشہ تیار کریں۔ اس کی کلید بنائیے اور علامات بتائیے تاکہ دوسروں کو آپ کا نقشہ پڑھنے میں مدد ملے۔

2. اپنے کمرۂ جماعت میں مسکراتے چہروں (☺) کو چھپائیں۔ کمرۂ جماعت کا نقشہ بنائیں۔ نقشہ میں اس جگہ پر x کا نشان لگائیں جہاں آپ نے مسکراتے چہرے چھپا کر رکھے ہیں۔ بچوں کو کہیں کہ مسکراتے چہروں کو تلاش کریں۔ بچوں سے پوچھیں کہ کن بچوں نے مسکراتے چہروں کو تلاش کر لیا ہے اُن کو کہیں کہ بچوں کو بتائیں کہ ایسا کرنے میں وہ کس طرح کامیاب ہوئے۔

دوسرا باب

کراچی کا محلِ وقوع

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- کراچی کا محل وقوع
- پاکستان کے صوبے
- صوبوں کے اضلاع
- کراچی ضلع کے ٹاؤن
- وہ لوگ جو یونین ٹاؤن اور اضلاع کا انتظام سنبھالتے ہیں

نیچے دی ہوئی شکل 2.1 میں نقشے کو دیکھیے۔ یہ پاکستان کا نقشہ ہے۔ نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان ایک
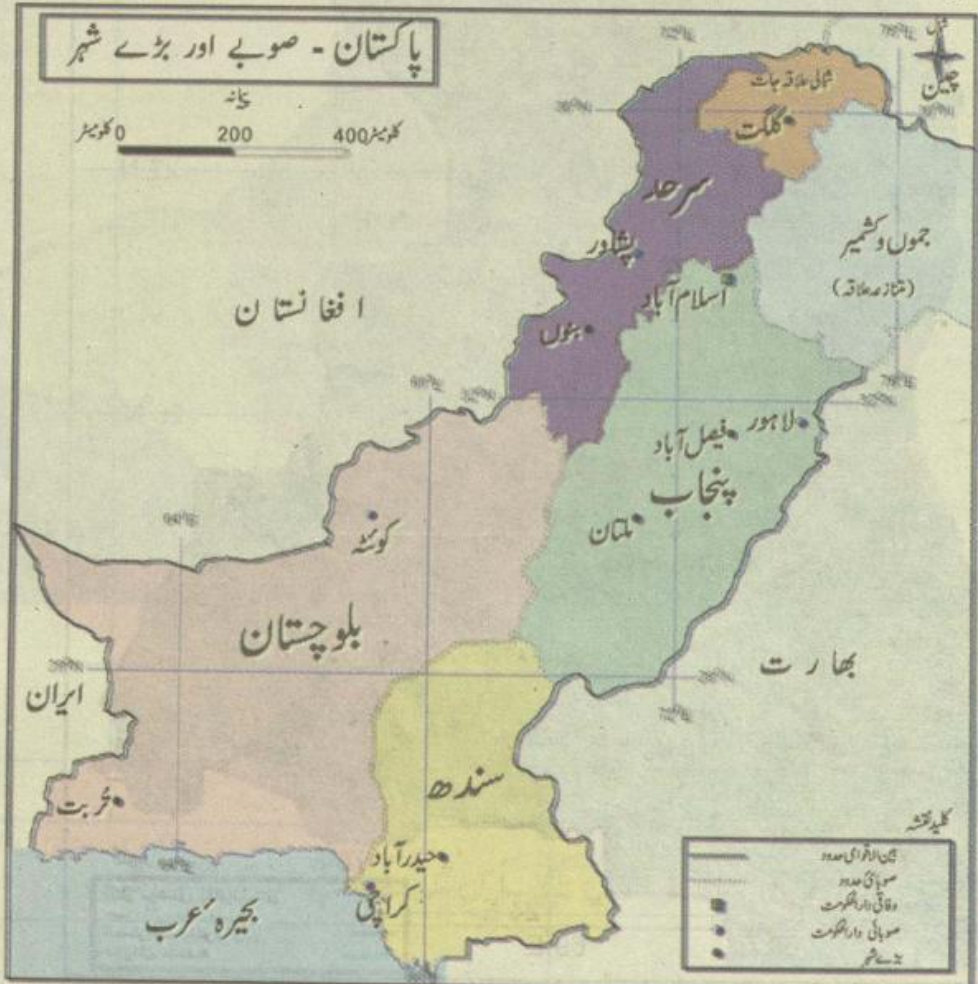
شکل 2.1 پاکستان کا نقشہ

سرگرمی: اپنی کاپی میں پاکستان کا نقشہ بنایئے یا چپکایئے اور اس میں صوبہ سندھ کو رنگ بھریئے۔

ممکن ہو تو پاکستان کا ایک بڑا نقشہ کمرۂ جماعت میں لے کر آئیں۔ طلباء سے اپنی کاپی میں دیے ہوئے نقشے اور کمرۂ جماعت کے نقشے کے فرق کے بارے میں پوچھیے۔ اگر طلباء نقشہ خرید نہیں سکتے ہوں تو ان کو اپنی کاپی پر کتاب سے نقشہ اتارنے کے لیے کہیں۔

بڑا ملک ہے۔ یہ چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چار صوبے یہ ہیں: سندھ، پنجاب، بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ جسے "صوبہ سرحد" بھی کہتے ہیں۔

شکل 2.2 میں دیئے گئے صوبہ سندھ کے نقشے کو دیکھیے۔ بتایئے کہ، صوبہ سندھ کو کتنے ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟ آپ کس ضلع میں رہتے ہیں؟
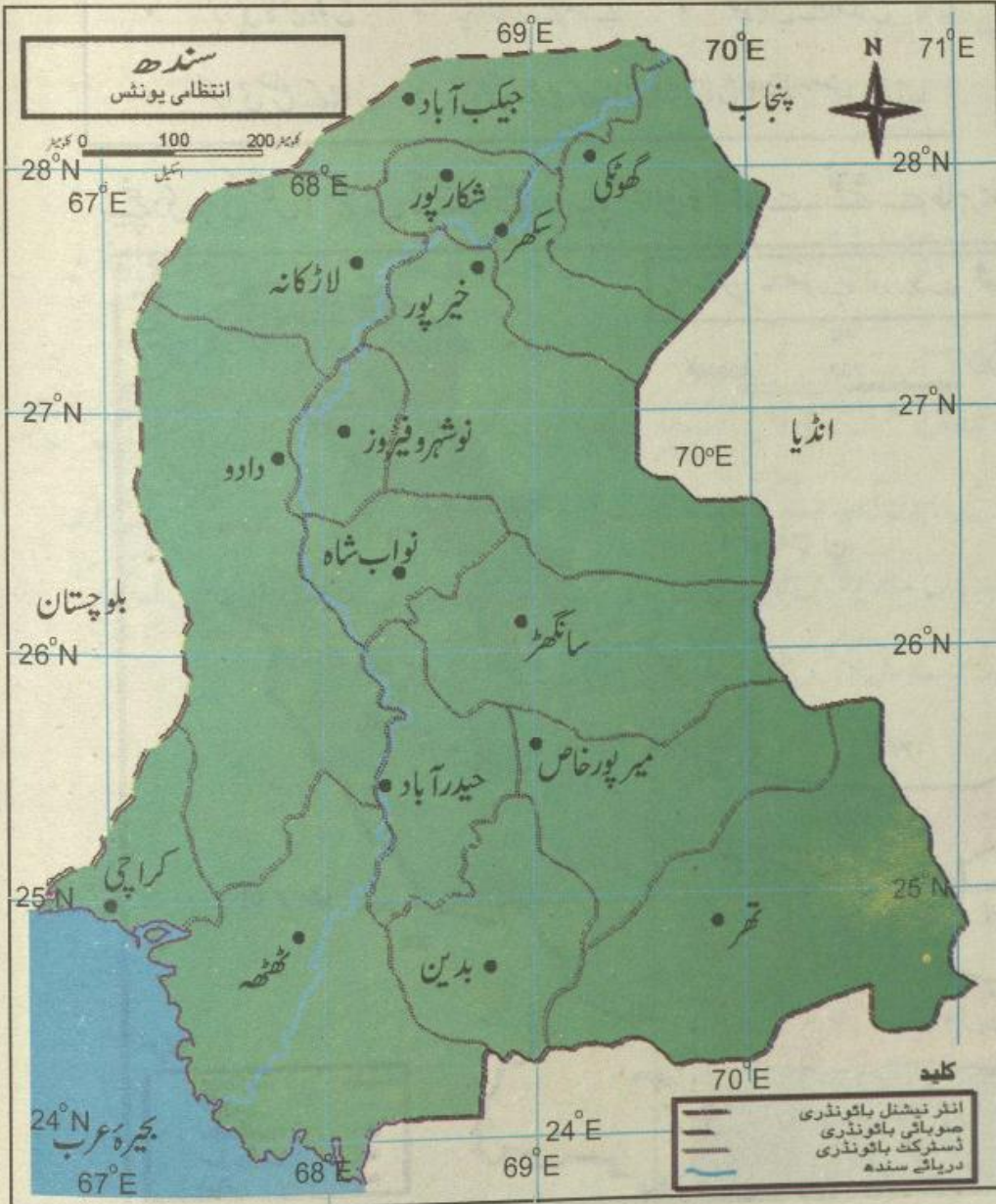
شکل 2.2 صوبہ سندھ کا نقشہ

سرگرمی: صوبہ سندھ کے نقشے میں کراچی کو رنگ کیجیے۔ اُن جگہوں کے نام لکھیے جو کراچی کے اطراف میں ہیں۔

صوبہ سندھ میں ضلع کراچی آبادی کی وجہ سے سب سے بڑا ضلع ہے۔ اس کے انتظامی نظام کو آسان بنانے کے لیے اسے 18 ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔
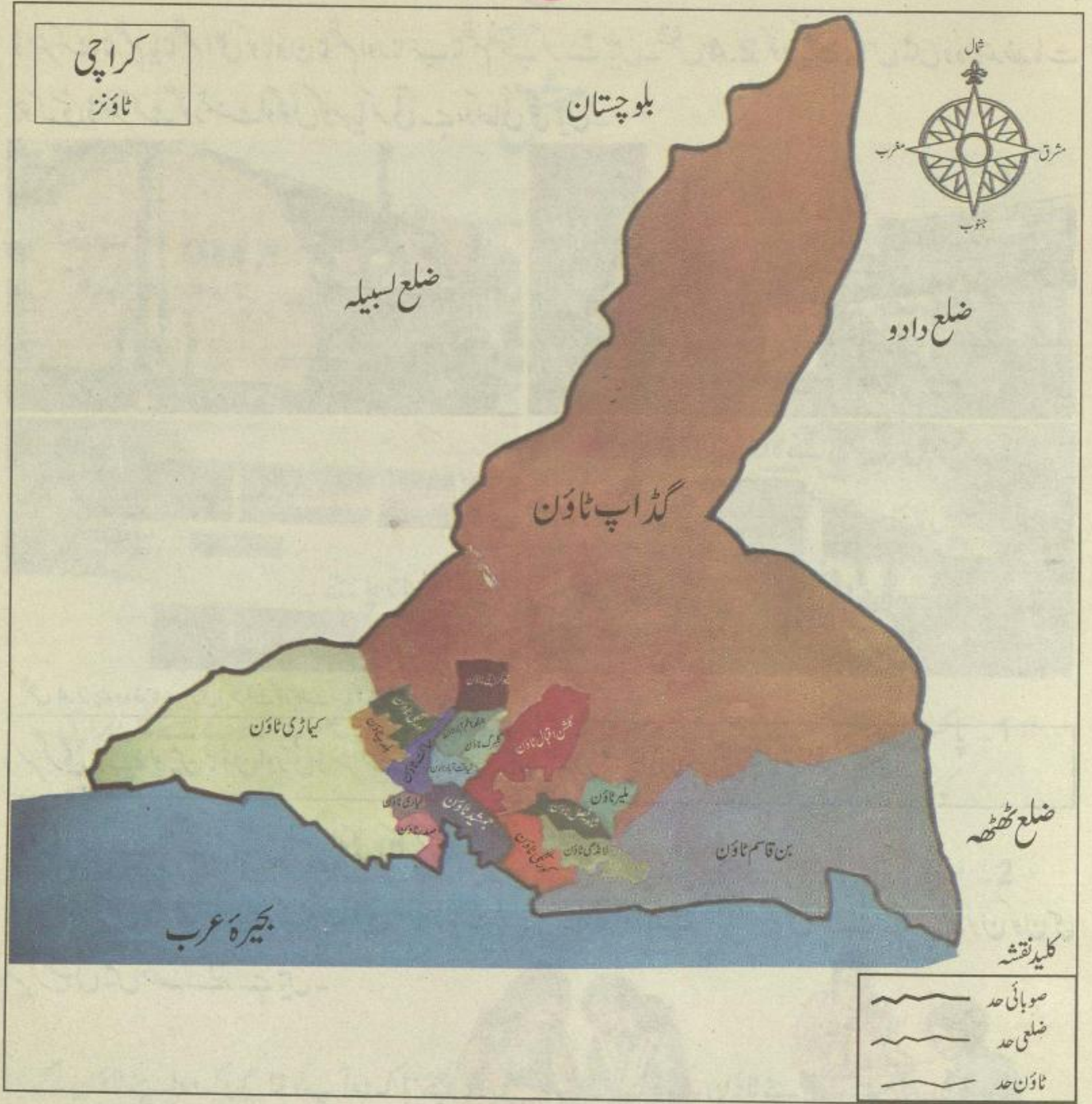
شکل 2.3 کراچی کا نقشہ

سرگرمی: کراچی کے نقشے میں اپنا ٹاؤن تلاش کیجیے۔ اُس میں رنگ کیجئے اور اس کا نام لکھیے۔

کراچی کا انتظام کیسے چلایا جاتا ہے

کراچی شہر کا ہر ایک ٹاؤن چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جسے یونین کہا جاتا ہے۔ اٹھارہ سال یا اس سے اوپر کی عمر کے تمام لوگ اپنے علاقے کی یونین کونسل کے ممبران، یونین ناظم اور نائب ناظم کو منتخب کرنے کے لیے ووٹ دینے کے مجاز ہیں۔ یونین کونسل کے تمام ممبران ٹاؤن ناظم اور نائب ناظم کا انتخاب کرتے ہیں۔ سٹی

ڈسٹرکٹ ناظم یا ناظم اعلیٰ کو ٹاؤن ناظم اور نائب ناظم منتخب کرتے ہیں۔ شکل 2.4 کو دیکھیے۔ اس میں وہ چند خدمات جو کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لوگوں کو مہیا کرتی ہے، دکھائی گئی ہیں۔

شکل 2.4 چند وہ خدمات جو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مہیا کرتی ہیں

سرگرمی: اپنے یونین ٹاؤن اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ناظمین میں اور ناظم اعلیٰ کا نام معلوم کیجیے۔

کراچی کے انتظام میں شہریوں کا کردار

شکل 2.5 کو دیکھیے کہ لوگ اپنی ضروریات کو پورا کرنے اور اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے کون کون سی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

ایک طلبہ دسری طلبہ کو پڑھاتے ہوئے

اخبار کے ایڈیٹر کے لیے خط لکھوایا جا رہا ہے

کمیونٹی میٹنگ میں کسی مسئلہ پر بحث

عورت ووٹ ڈالتے ہوئے

شکل 2.5 لوگ مختلف سرگرمیوں میں مصروف ہیں

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔پاکستان کے صوبوں کے نام بتایئے۔

2۔ کراچی ضلع میں کتنے ٹاؤن ہیں؟

3۔ کسی ٹاؤن کے ناظم کے سپرد کوئی تین کام بتایئے۔

4۔اگر آپ اپنے ٹاؤن کے ناظم ہوتے تو کون سی تین چیزیں بہتر بنانا چاہتے۔

ب۔ عملی کام

1۔ پاکستان کا نقشہ بنایئے۔اس نقشے پر صوبہ سندھ کا نقشہ کاٹ کر لگائیں۔صوبہ سندھ کے نقشے میں کراچی کو کاٹ کر چسپاں کریں۔

2۔ اپنے پانچ پڑوسیوں سے انٹرویو لیں اور اُن سے پوچھیں کہ انہوں نے کن سرگرمیوں میں اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے حصہ لیا۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1۔ اپنی جماعت میں اپنے ٹاؤن کے ناظم یا نائب ناظم کو مدعو کیجیے تاکہ وہ آپ کو بتائیں کہ وہ اپنے ٹاؤن کے شہریوں کی کس طرح خدمت کرتے ہیں۔

تیسرا باب

کراچی کی کہانی

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے

- جب کراچی مچھیروں کا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا
- جب کلہوڑہ اور تالپور خاندان کی کراچی پر حکومت تھی
- جب کراچی پر انگریزوں کی حکومت تھی
- آزادی کے بعد کا کراچی
- آج کا کراچی

آج کا کراچی

آج کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر میں تقریباً دس ملین لوگ رہتے ہیں۔ کراچی کے لوگ دیکھنے میں تو ایک جیسے لگتے ہیں لیکن وہ مختلف زبانیں بولتے ہیں اور مختلف لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہیں۔ اسی لیے کراچی کو ''چھوٹا پاکستان'' بھی کہا جاتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج کی طرح کراچی ہمیشہ سے مصروف اور بڑا شہر نہیں تھا، جیسا کہ وہ آج ہے! آیئے کراچی کی کہانی پڑھیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ برسوں پہلے کراچی کیسا تھا۔
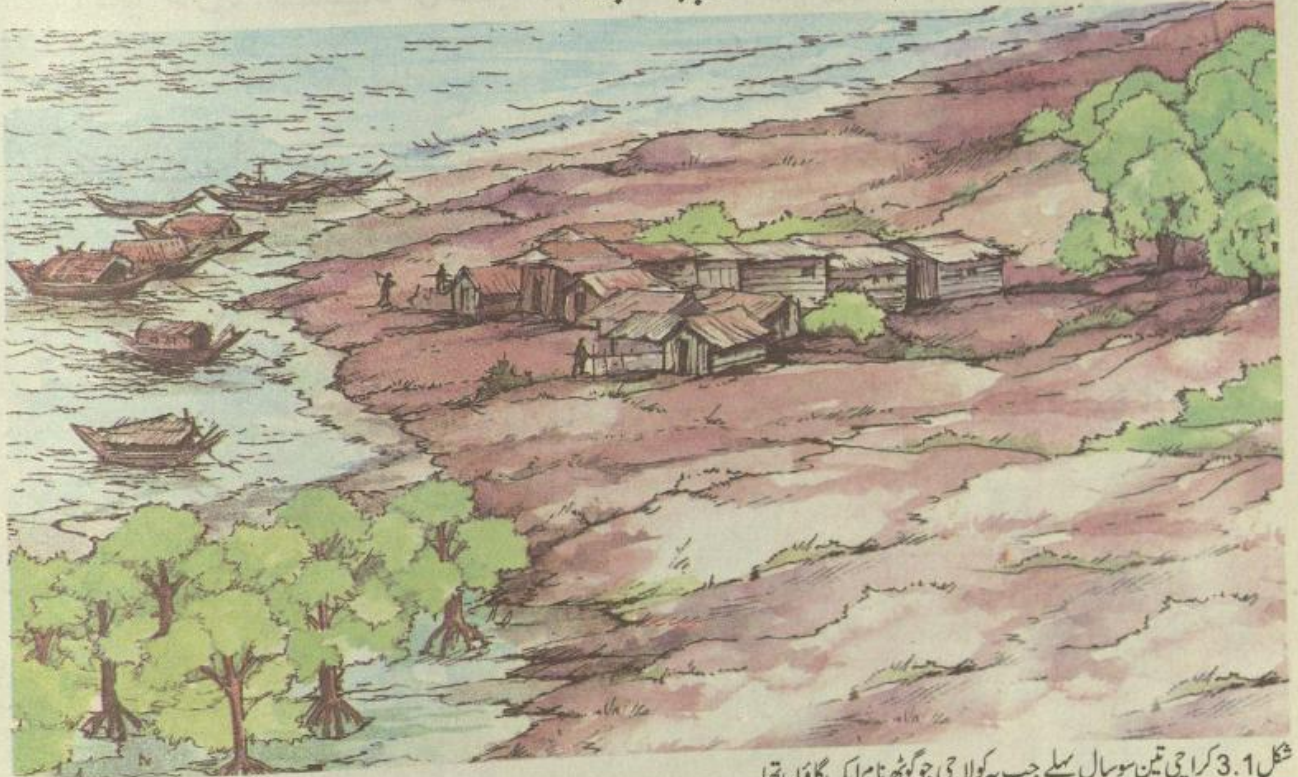
شکل 3.1 کراچی تین سو سال پہلے جب یہ کولاچی جو گوٹھ نام ایک گاؤں تھا

''کراچی کی کہانی بچوں کو ایسے پڑھائیں جیسے کوئی کہانی پڑھ رہے ہوں، دوسری دفعہ پڑھ کر سمجھائیں۔ کہانی کے جو حصے بچوں کو یاد ہوں اُن پر اُن کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

کراچی 1700ء سے 1730ء تک۔ مچھیروں کا ایک چھوٹا سا گاؤں

تقریباً تین سو سال قبل کراچی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جو بحیرۂ عرب اور لیاری ندی کے درمیان واقع تھا۔اس کے اردگرد درخت اور تمر کے جنگلات تھے۔ یہ بہت چھوٹا گاؤں تھا اور بیشتر لوگ مچھیرے تھے یعنی سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر روزی کماتے تھے۔

ایک دن سمندر کے کنارے واقع دوسرے گاؤں سے کچھ لوگ کراچی میں بسنے کے لیے آئے۔ یہ لوگ تاجر تھے یعنی وہ چیزوں کو خریدتے اور بیچتے تھے۔ یہ لوگ دوسرے ممالک سے بھی تجارت کرتے تھے۔ بہت جلد یہ چھوٹا سا گاؤں ایک مصروف تجارت گاہ بن گیا۔

شکل 3.2 کراچی کا گاؤں چھوٹے تجارتی مرکز میں تبدیل ہوتے ہوئے

جونہی گاؤں بڑا ہوتا گیا اور لوگوں کے پاس زیادہ دولت بھی آنے لگی تو انہیں اپنی حفاظت کی فکر لاحق ہوئی اور انہوں نے گاؤں کے چاروں طرف اونچی دیوار بنائی جس کے دونوں طرف دو بڑے دروازے لگائے گئے۔ جو دروازہ سمندر کی جانب کھلتا تھا اسے "کھارادروازہ" اور جو دروازہ لیاری ندی کی جانب کھلتا تھا اسے "میٹھادروازہ" کہتے تھے۔آپ کہ خیال میں ان کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

سرگرمی: گروپ میں غور کیجیے کہ کراچی کے لوگوں کی زندگی میں تبدیلی کی وہ کون سی چار وجوہات ہیں جو تاجروں کے کراچی آنے کے بعد ہوئی۔

کراچی 1730ء سے 1839ء تک۔ کلہوڑوں اور تالپوروں کی حکمرانی

کچھ عرصہ بعد سندھ پر کلہوڑہ قبیلہ کا قبضہ ہوگیا۔

شکل 3.3 خان قلات کلہوڑہ حکمران سے کراچی کو بطور تحفہ وصول کررہے ہیں

جب تک وہ حکمراں رہے کئی بار جنگیں ہوئیں کیونکہ مختلف مختلف قبائل اور خاص طور سے تالپور قبیلہ سندھ پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ کلہوڑہ حکرانوں نے تالپوروں سے جنگ کے سلسلے میں خان قلات سے مدد لی اور جیت گئے۔ لہٰذا کلہوڑوں نے خان قلات کی مدد کے عوض کراچی کو بطور تحفہ خان قلات کو دے دیا۔

جلد ہی تالپور سندھ کے حکمراں بن گئے۔ تالپور کراچی واپس لینا چاہتے تھے لیکن اب بھی اس پر خان قلات کا قبضہ تھا۔ تالپوروں نے گاؤں کا گھیراؤ کرلیا۔ انہوں نے گاؤں والوں کو لیاری ندی سے پانی لینے سے روک دیا۔

ہرچند کہ خان قلات کے سپاہی گاؤں چھوڑ کر چلے گئے تھے لیکن گاؤں والے ہتھیار ڈالنے کو تیار نہیں تھے۔ انہوں نے گاؤں کے کنوئیں سے پانی بھرنا شروع کیا اور تجارتی عمل بھی جاری رکھا۔ اس طرح انہوں نے گاؤں کو بچانے کی پوری کوشش کی البتہ جب تیسری بار تالپوروں نے گاؤں کو گھیر لیا تو وہ گاؤں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ تالپوروں نے گاؤں کی حفاظت کے لیے منوڑہ کے مقام پر ایک قلعہ بنوایا۔ انہوں نے وہاں توپیں نصب کیں تا کہ حملہ آوروں کو روکا جاسکے۔

شکل 3.4 ایچ ایچ امیر میر محمد خان آف حیدرآباد اپنے بیٹوں کے ساتھ

سرگرمی: کلہوڑوں اور تالپوروں نے ایک دوسرے سے جنگ کی۔ لڑائی کے علاوہ آپ اور کون سے طریقوں کی نشاندہی کرسکتے ہیں جن سے اختلافات ختم ہوسکتے ہیں۔

بچوں کو بتائیں کہ اختلاف کی صورت میں لڑائی اچھی بات نہیں ہے اور اُن کو بات چیت کے ذریعے اختلافات ختم کرنا سکھائیں۔
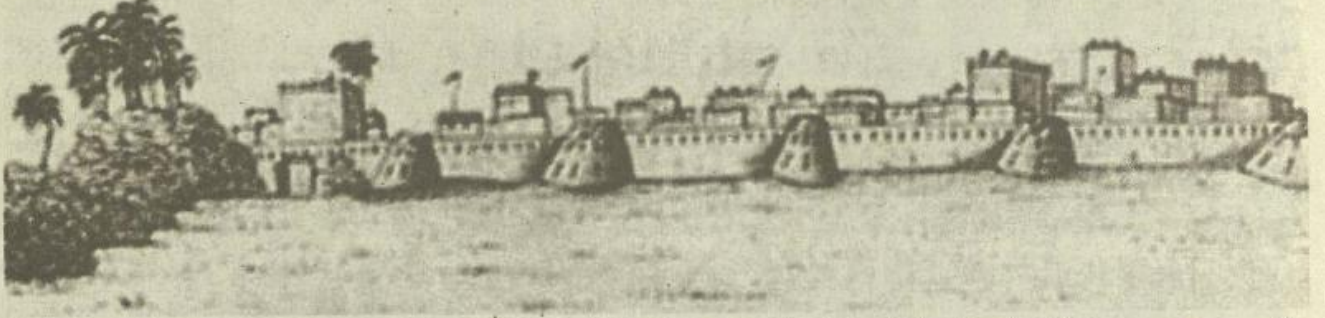
شکل 3.5 سمندر سے پرانے شہر کراچی کا منظر۔ چارلس میسن 1830ء

کراچی 1839ء سے 1947ء تک ۔ برطانوی دَور

کراچی پر تالپوروں کی حکومت کے کچھ عرصے بعد سندھ میں تاجروں کی صورت میں برطانوی آگئے۔ پہلے تالپوروں نے انہیں تجارت کی اجازت دے دی لیکن کچھ عرصہ بعد تالپوروں نے برطانوی تاجروں کو منع کر دیا اور سندھ سے چلے جانے کو کہا۔ انگریز تجارت کی اجازت پر زور دیتے رہے لیکن تالپوروں نے انھیں منع کر دیا۔

شکل 3.6 ایم اے جناح روڈ

انگریزوں نے 1839ء میں کراچی پر زبردستی قبضہ کرلیا۔ کراچی میں انگریزی فوج نے رہنا شروع کر دیا۔ وہ صدر، سول لائنز اور کنٹونمنٹ کے علاقوں میں رہنے لگے۔ انگریزوں نے بازار، اسکول اور گرجا گھر بنائے، انہوں نے سڑکیں اور ریلوے لائن بچھوائی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
انگریزوں کو کولاچی جو گوٹھ کہنے میں مشکل ہوتی تھی
اور وہ اس کو کُراچی کہتے تھے،
جس سے اس کا نام کراچی پڑ گیا۔

شکل 3.7 ایمپریس مارکیٹ

شکل 3.8 پرانہ ٹرنٹی چرچ　　شکل 3.9 کراچی کی مقامی آبادی کا منظر　　شکل 3.10 کراچی ایئرپورٹ 1924ء

آزادی کے بعد کا کراچی

کچھ عرصے کے بعد برطانوی ہند کے لوگ برطانوی راج سے بیزار ہو گئے۔ وہ چاہتے تھے کہ اپنے ملک کا انتظام وہ خود چلائیں! برطانوی ہند کے مسلمانوں نے اپنے لیے الگ ملک کا مطالبہ کیا۔ 14 اگست 1947ء کو اُنھوں نے کا اپنا ملک پاکستان حاصل کیا۔

1947ء میں کراچی کی جملہ آبادی 4,50,000 تھی لیکن آزادی کے بعد کافی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ بہت سے ہندو کراچی سے ہندوستان چلے گئے۔ وہاں سے خاصی تعداد میں مسلمان ہجرت کر کے کراچی میں آباد ہوئے۔ کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بھی بنایا گیا۔ کراچی میں بہت سے لوگ حکومت کے ملازم کی حیثیت سے بھی آباد ہوئے۔ 1951ء تک کراچی میں آباد لوگوں کی تعداد 11,00000 ہو گئی۔
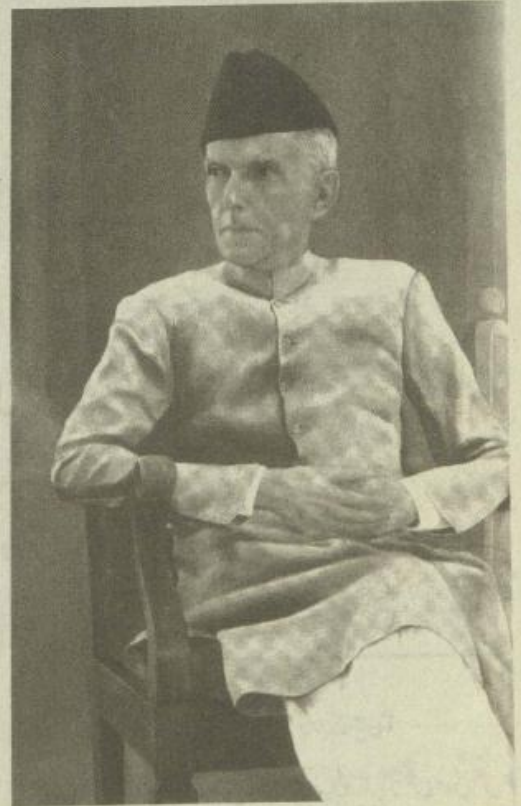
کیا آپ جانتے ہیں؟

بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کراچی میں پیدا ہوئے تھے۔

سرگرمی: تین یا چار طلبہ کے گروپ میں اس بات پر اظہار خیال کریں کہ جب برطانویوں نے سندھ پر قبضہ کیا تو لوگوں کی زندگیوں میں کیا تبدیلی آئی اور اُس تبدیلی کا کیا نتیجہ نکلا؟

شکل 3.11 موجودہ ایمپریس مارکیٹ

شکل 3.12 موجودہ ایم اے جناح روڈ

آج کراچی میں تقریباً دس ملین لوگ رہتے ہیں۔ یہاں کتنے ہی کارخانے قائم کیے گئے ہیں۔ بڑے بڑے تجارتی مراکز کے علاوہ کافی اسکول اور اسپتال بھی بنائے گئے ہیں۔ انہیں اچھی زندگی گذارنے کے لیے صحت، تعلیم، پانی اور بجلی کی سہولیات درکار ہیں۔ حکومت اور خود لوگوں نے ان خدمات کے سلسلے میں مل جل کر کام کو آگے بڑھایا ہے۔ البتہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے تاکہ کراچی کے تمام شہریوں کو بہتر زندگی گذارنے کا موقع مل سکے۔

شکل 3.13 حبیب بینک پلازہ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی

سرگرمی: کسی زمانے میں کراچی کو سب سے صاف ستھرا شہر کہا جاتا تھا۔

(i) اب اسے صاف ستھرا رکھنے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

(ii) شہریوں کے چھوٹے چھوٹے گروپ کراچی کو صاف ستھرا رکھنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(iii) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی کو صاف شہر بنانے کے لیے کیا اقدامات کر سکتی ہے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جوابات دیجیے۔

1۔ آج کے کراچی کا مچھیروں کے گاؤں سے موازنہ کیجئے۔

2۔ پرانے زمانے میں کراچی بطور مچھیروں کے گاؤں کے کیسا تھا؟

3۔ آج کے کراچی کے بارے میں لکھئے۔

4۔ کراچی کس طرح تبدیل ہوگیا؟

5۔ اس باب میں جس طرح کراچی کی کہانی بتائی گئی ہے اسے وقتی سطر بنا کر زمانہ وار تقسیم کر کے ہر دَور کی اہم باتیں لکھیں۔

ب۔ عملی کام

1۔ آپ اپنی زندگی کی مختصر تاریخ لکھیں۔ اُس دن سے شروع کریں جب آپ پیدا ہوئے تھے۔ یہ بتائیں کہ آپ کس طرح سے تبدیل ہوئے ہیں۔ اپنی تصویر چسپاں کریں جس سے یہ معلوم ہو کہ آپ کیسے تبدیل ہوئے ہیں۔

2۔ پرانے اور نئے کراچی کی تصویروں پر نظر دوڑائیں۔ ایک چارٹ پر ذرائع آمدورفت، لباس، عمارت، بازار وغیرہ میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کی تصویر بنائیے۔

3۔ ڈرامہ کا انعقاد کیجیے جس میں ظاہر کیجیے کہ کراچی کی تاریخ کے ہر دور میں لوگ کس طرح زندگی گذارتے تھے۔ پوری جماعت کے سامنے ڈرامہ پیش کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1۔ اردو، انگریزی اور سندھی کو چھوڑ کر کراچی میں بولی جانے والی تین زبانوں کے نام معلوم کیجیے۔ اور ان تینوں زبانوں میں ''آپ کا کیا حال ہے؟'' کہنا سیکھئے۔

چوتھا باب

کراچی کی برّی اور آبی بناوٹیں

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔
- مختلف برّی اور آبی بناوٹیں
- کراچی کی برّی اور آبی بناوٹیں
- اِن بناوٹوں کے مختلف استعمال

زمین کی سطح خشکی اور پانی سے بنی ہوئی ہے۔ خشکی کی سطح ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ وہ مختلف صورت اختیار کرسکتی ہے۔ بعض جگہوں پر زمین کا خشک حصہ بلند اور ڈھلوان ہے، کہیں یہ نیچا اور ہموار ہے۔ زمین کی سطح پر بڑی مقدار میں پانی ہے۔ بعض جگہوں پر تو زمین کی سطح کا بڑا علاقہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ چونکہ خشکی اور پانی کی

شکل 4.1 دنیا کا نقشہ (زمین پر خشکی اور پانی)

کلاس میں گلوب (زمین کا ماڈل) لایئے اور بچوں کو دکھایئے کہ زمین کی سطح پانی اور خشکی سے بنی ہوئی ہے۔

وجہ سے زمین مختلف صورت اختیار کر سکتی ہے اس لیے اس بناوٹ کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ نیچے دی گئی شکل 4.2 کو دیکھیے۔ اس میں زمین کی مختلف بناوٹیں دکھائی گئی ہیں اور وہ خاص نام جو ہم ان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
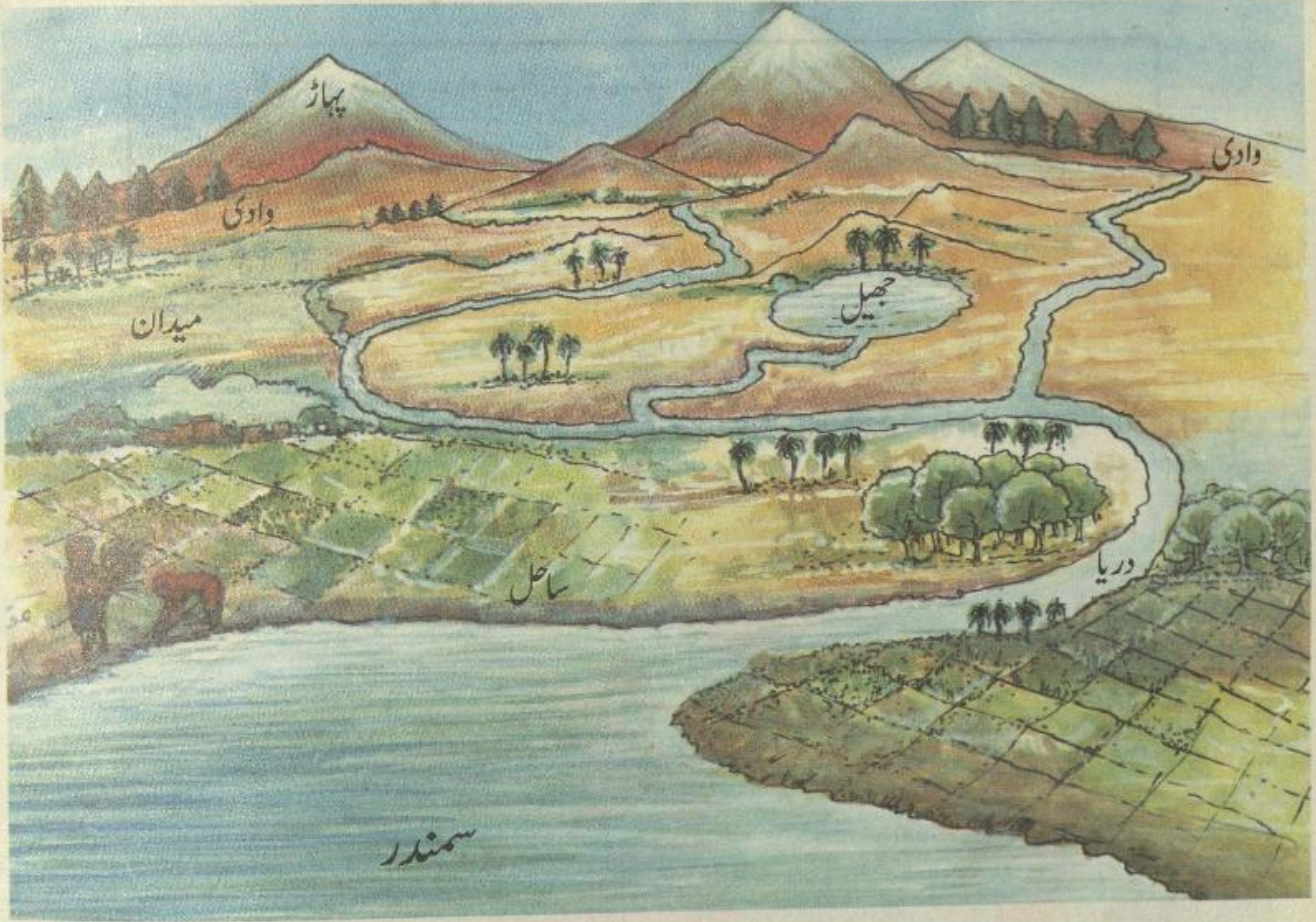
شکل 4.2 چند بری اور آبی بناوٹیں

کراچی کی برّی اور آبی بناوٹیں

شکل 4.3 میں دیئے گئے کراچی کے طبعی نقشے کو دیکھیے۔ آپ کے خیال میں نقشے پر نیلا رنگ کیا ظاہر کرتا ہے؟ جی ہاں، نیلا رنگ پانی کو ظاہر کرتا ہے۔ جنوب میں پانی کا بڑا علاقہ بحیرۂ عرب ہے۔ سطح زمین پر واقع بہت بڑے پانی کے علاقے کو، بحر کہتے ہیں۔ جب کہ اس سے چھوٹے حصے پر واقع پانی کے علاقے کو بحیرہ کہتے ہیں۔ نقشے میں بھورا رنگ ساحل کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ علاقہ جو سمندر کے قریب ہوتا ہے اسے ساحل کہتے ہیں۔ سمندر کے ساتھ ساحل کی وجہ سے کراچی میں دو بڑے بندرگاہ واقع ہیں۔ ان بندرگاہوں کے ذریعہ باہر کا مال پاکستان میں اور پاکستان کا مال باہر بھیجا جاتا ہے۔ سمندر سے ہمیں خوراک کے لیے مچھلی اور تفریحی سہولت مہیا ہوتی ہے۔

عملی سرگرمیوں کے لیے بچوں سے کہیے جو ایک جیسی بناوٹوں کے بارے میں کام کر رہے ہیں۔ وہ ایک ساتھ اپنے جوابات پر بحث مباحثہ کریں اور ان پر کردار نگاری کر کے دکھائیں۔
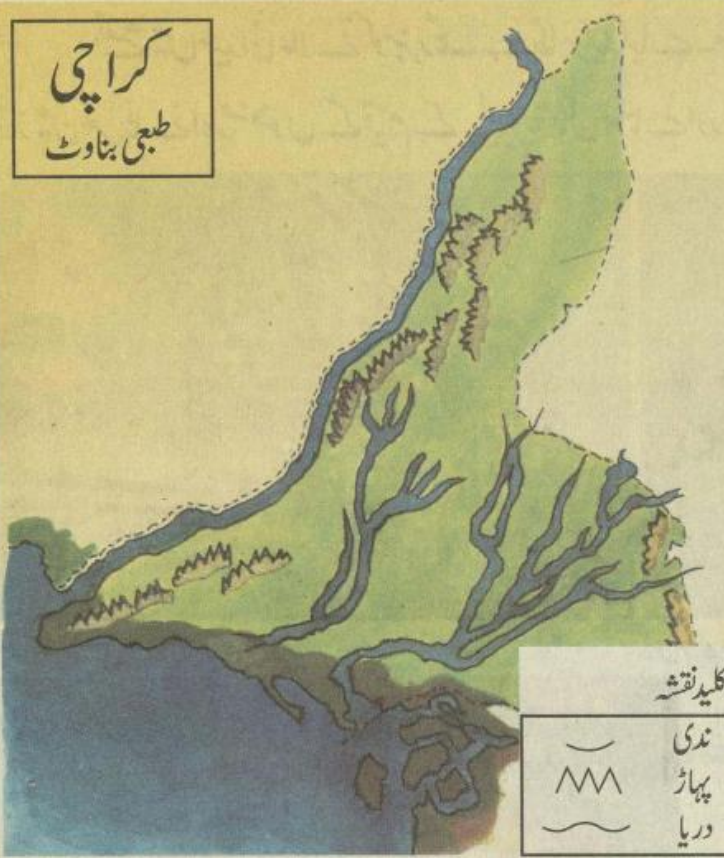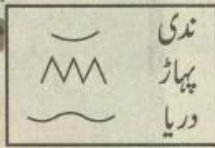
شکل 4.3 کراچی کی بری اور آبی بناوٹیں

موٹی اور نیلی لکیریں دریا اور چشموں کو ظاہر کرتی ہیں۔ پہاڑوں سے بہنے والا پانی جو سمندر کی طرف رواں ہو اُسے دریا کہتے ہیں۔ چھوٹے دریا کو چشمہ کہتے ہیں۔ کراچی کے مغرب میں جو بڑی اور موٹی نیلی لکیر ہے اسے حب ندی کہتے ہیں۔ اس ندی پر پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے ایک بند بنایا گیا ہے جسے حب ڈیم (بند) کہتے ہیں۔ حب ڈیم کے پانی کی وجہ سے اس کے آس پاس کی زمین کاشت کاری کے لیے بھی قابل ہوگئی ہے۔ باآسانی پانی ملنے کے باعث اس ڈیم کے قریب کئی صنعتیں بھی قائم ہوگئی ہیں۔ نقشے پر لیاری ندی اور ملیر ندی بھی نظر آرہی ہیں۔ سال کے بیشتر حصوں میں یہ دونوں ندیاں خشک رہتی ہیں۔ بارش کے دنوں میں ان میں پانی آجاتا ہے۔

شکل 4.5 حب ڈیم
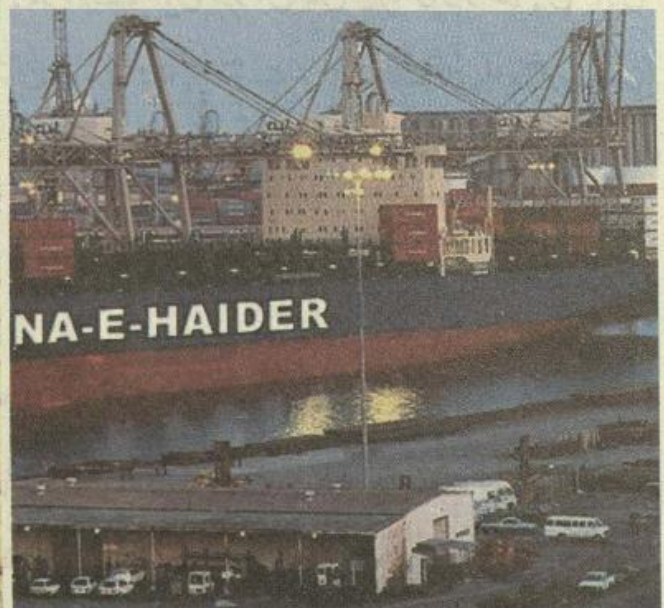
شکل 4.4 کراچی کی مصروف بندرگاہ

نقشے میں میدانی علاقے کو سبز رنگ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ میدانی علاقہ نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔ کراچی میں زیادہ تر زمین گھر بنانے اور صنعتوں کے قیام کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کچھ حصہ کھیتی باڑی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

شکل 4.7 شہر کراچی کی ایک خوبصورت سڑک

شکل 4.6 کراچی کے چند رہائشی فلیٹ

شکل 4.9 زرعی زمین کا منظر

شکل 4.8 پاکستان اسٹیل

کیا آپ کو معلوم ہے کہ پہاڑ بہت بلند ہوتے ہیں اور ان میں غیر ہموار ڈھلانیں ہوتی ہیں۔ پہاڑی، پہاڑ جیسی ہوتی ہے لیکن کم بلند ہوتی ہے۔ یہ نشان پہاڑی کو ظاہر کرتا ہے۔ کراچی کے شمال اور مغرب میں پہاڑیوں کا ایک سلسلہ ہے۔ مشرق کی طرف پہاڑیاں کراچی کو ٹھٹھہ ضلع سے جدا کرتی ہیں۔

سرگرمی:

1۔ یہ تصور کیجیے کہ آپ ایک بری یا آبی بناوٹ ہیں۔

(i) اپنی ساخت کو بیان کیجیے۔ (ii) آپ ہم سب کے لیے کتنے اہم ہیں؟

(iii) آپ ہمیں کیا چیلنج دیتے ہیں؟ (iv) کس طرح لوگ آپ کا صحیح یا غلط استعمال کر رہے ہیں؟

(v) ان طریقوں کی نشاندہی کیجیے کہ جن کے ذریعہ مستقبل میں بھی آپ کا استعمال کیا جا سکے۔

(vi) اپنی جماعت میں انہی باتوں کو کردار نگاری کے ذریعے پیش کیجیے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. کراچی کے مغرب میں کون سا دریا ہے؟
2. بری اور آبی بناوٹوں کے بیان کو لکیر کھینچ کر اُن کے نام سے ملائیے۔

نمبر شمار	عنوان یا نام	تعریف یا بیان
1	پہاڑ	دو پہاڑوں کے درمیان نچلی
2	جھیل	جو سیدھی اور زیریں ہو
3	میدان	بہت اونچی زمین جس میں ناہموار ڈھلانیں ہوں
4	بحر	وہ زمیں جو سمندر کے ساتھ واقع ہو
5	وادی	تازہ مانی کا بڑا حصہ جس کے چاروں طرف زمین ہو
6	ساحل	زمین کی سطح پر نمکین مانی کے بہت بڑے حصے
7	پہاڑی	
8	سمندر	

ب۔ عملی کام

1. کراچی کے سادہ نقشے میں اس کی بری اور آبی بناوٹوں کو ظاہر کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1. جو کردار نگاری آپ نے کلاس میں کی ہے اب اسے اسکول میں شروع ہونے سے پہلے اسمبلی میں کر کے دکھائیں۔
2. منوڑہ یا حب ڈیم کو دیکھ کر آئیے۔
3. جو عنوان یا نام ایک دوسرے سے نہیں ملتے ان کی تعریف لکھیں۔

پانچواں باب

کراچی کے وسائل

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- قدرتی وسائل۔ پانی، زمین، جنگلات اور معدنیات
- قدرتی وسائل کا استعمال
- قدرتی وسائل کی حفاظت کی اہمیت

کرۂ ارض پر 6 بلین (6,000,000,000) سے زائد لوگ رہتے ہیں۔ زمین ہمیں سانس لینے کے لیے ہوا، کھانے کے لیے غذا اور پینے کے لیے پانی دیتی ہے۔ یہ ہمیں گھر بنانے کے لیے ریت اور پتھر بھی دیتی ہے۔ ہم درختوں کو کاغذ اور فرنیچر بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم زمین کی گہرائی میں بڑے سوراخ کر کے معدنی تیل اور گیس حاصل کرتے ہیں تاکہ ہم کھانا پکا سکیں اور اپنی مشینوں کو بھی چلا سکیں۔ زمین سے ہم جو کچھ نکالتے ہیں اسے قدرتی وسائل کہتے ہیں۔

سرگرمی: ایک قدرتی وسائل کو جو آسانی سے مہیا ہو جائے اسے (اصلی حالت میں یا تصویری شکل میں) جماعت میں لے کر آئیں اور اس کو جماعت میں دکھائیے اور اپنے دوستوں کو اس کے بارے میں کچھ بتائیں۔

شکل 5.1 مختلف قدرتی مناظر

بچوں کی ہمت افزائی کریں کہ کوئی بھی قدرتی وسیلہ آسانی سے دستیاب ہو سکے اُس کو کمرہ جماعت میں لائیں اور اس کے بارے میں کچھ گفتگو کریں۔

اب آپ زمین کے اُن قدرتی وسائل کے بارے میں پڑھیں گے جو کراچی میں پائے جاتے ہیں۔

پانی

چوتھے باب میں ہم نے پڑھا تھا کہ زمین، خشکی اور پانی سے ڈھکی ہوئی ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ زمین کی سطح کا تین چوتھائی حصہ پانی ہے؟ یہاں کئی بڑے بحر جیسے کہ بحرہ ہند اور بحیرۂ جیسے بحیرۂ عرب ہیں۔ بہت سی جھیلیں، دریا اور چشمے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ سطح زمین کے نیچے بھی پانی ہوتا ہے! پانی پتھروں کی خالی جگہوں میں ہوتا ہے۔ ہوا میں بھی پانی پایا جاتا ہے۔ بادل پانی کی لاکھوں چھوٹی چھوٹی بوندوں سے بنتے ہیں۔

زمین پر رہنے والی ہر زندہ چیز کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں پینے اور کھانا پکانے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جانوروں اور پودوں کو بھی زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سرگرمی: وہ پانی جو بحر اور بحیرہ (سمندر) میں ہوتا ہے وہ نمکین ہوتا ہے اور وہ پانی جو دریاؤں اور جھیلوں میں ہوتا ہے وہ میٹھا ہوتا ہے۔ نمکین اور میٹھا پانی جن کاموں میں استعمال ہوتا ہے ان کی ایک فہرست بنایئے۔

فصلوں کو اُگانے کے لئے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے لیے پانی بارش کے ذریعے ملتا ہے لیکن اگر کسی علاقے میں بارش کم ہوتی ہو تو ٹیوب ویل یا دریا سے نہر کھود کر آب پاشی کی جاتی ہے۔

کارخانوں کے لیے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیشتر کارخانوں میں مشینوں کو دھونے اور صاف کرنے اور ان کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے پانی درکار ہوتا ہے۔ بہت سی چیزیں جو کارخانوں میں بنتی ہیں ان میں بھی پانی شامل ہوتا ہے۔ آپ کی کتاب کے اس کاغذ کے ورق کو تیار کرنے میں تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوا ہے۔

شکل 5.2 لڑکی برش کر رہی ہے

کراچی ایک بہت بڑا شہر ہے جس میں بہت سارے لوگوں کے ساتھ ساتھ بہت سارے کارخانے بھی ہیں۔ اس ضلع میں کہیں کہیں کھیتی باڑی بھی ہوتی ہے۔ ان تمام ضرورتوں کے لیے یہاں پانی ناکافی ہے اس لیے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ پانی کو احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر پانی کی بچت کا طریقہ یہ بھی ہے کہ نل کھلا نہ چھوڑا جائے اور نہاتے وقت بلاوجہ پانی نہیں بہانا چاہیے۔

سرگرمی: ہر اُس چیز کی فہرست بنایئے جس میں آپ پانی استعمال کرتے ہیں۔ جن طریقوں سے آپ پانی کی بچت کر سکتے ہیں ان پر غور کیجیے۔ اُن کو آپ اپنی کاپی میں لکھئے۔ ان خیالات کا تبادلہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے ساتھی سے کیجئے۔

زمین

زمین بہت ہی اہم قدرتی وسیلہ ہے۔ کراچی کی زمین بہت سے کاموں کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ خاصی زمین لوگوں کے لیے مکانات بنانے میں استعمال ہوئی ہے۔ کراچی ایک صنعتی شہر ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہاں بہت سے کارخانے اور صنعتیں لگی ہوئی ہیں۔ یہ صنعتیں ہمارے لیے قدرتی وسائل (مثلاً درختوں) سے بہت ساری چیزیں بناتی ہیں۔ ان چیزوں کو فروخت کرنے کے لیے بازار بنائے گئے ہیں۔ کراچی میں تھوڑی سی زمین کھیتی باڑی کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس زمین پر سبزیاں اور پھل بھی اگائے جاتے ہیں۔

سرگرمی: اپنے محلے کے گرد چکر لگائیے اور اُن سارے مقاصد جن کے لئے زمین استعمال ہو رہی ہے اُن کے بارے میں لکھیے۔

جنگلات:

جس زمین پر بہت قریب قریب اونچے درخت ہوں اور پوری زمین ان سے ڈھک گئی ہو اس علاقہ کو جنگل کہتے ہیں۔

سرگرمی: شکل 5.3 کو دیکھیے اور بتائیے کہ جنگلات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں۔

شکل 5.3 جنگلات سے حاصل ہونے والی اشیاء

ایک ایک بچے سے معلوم کریں کہ جنگلات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں۔ یہ ان کے مضمون پڑھنے سے پہلے کریں۔ اور ان کے جوابات کا موازنہ مضمون سے کریں۔

جنگلات کیوں اہم ہیں؟ نیچے جنگلات کی اہمیت کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ آپ اپنے خیالات کا ان سے موازنہ کیجیے۔

1۔ درخت ہوا کو صاف رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ اپنے اندر جذب کر کے اپنا کھانا تیار کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔

2۔ جنگلات سے ہمیں پھل، گوند، شہد، خشک میوہ (جیسے اخروٹ یا بادام وغیرہ)، جڑی بوٹیاں اور دوائیں ملتی ہیں جن کو ہم خود بھی استعمال کر سکتے ہیں اور بیچ بھی سکتے ہیں۔

3۔ درختوں کی لکڑیوں سے ہم بہت سی چیزیں بناتے ہیں مثلاً فرنیچر، گھر کی چھتیں اور مچھلی کے شکار کے لیے کشتیاں۔

4۔ جنگلات جانوروں کو رہنے کے لئے جگہ فراہم کرتے ہیں۔ پرندوں اور کیڑوں کی بہت بڑی تعداد بھی جنگلات میں پائے جاتے ہیں۔

5۔ بارش کے دنوں میں مٹی کے کٹاؤ اور بہاؤ کو درخت محفوظ رکھتے ہیں۔ درختوں کی جڑیں مٹی کو مضبوطی سے پکڑ لیتی ہیں۔ درخت کی شاخیں اور پتے بارش کے پانی کی تیزی کو کم کر دیتے ہیں اور پانی کم رفتار کے ساتھ زمین پر گرتا ہے۔

6۔ پاکستان کی طرح دنیا کے بعض حصوں میں بعض درختوں کی لکڑیاں کھانے پکانے کے لیے جلائی جاتی ہیں۔

کراچی کا تھوڑا سا ساحلی علاقہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ یہ جنگلات تیمر (مین گروو) کے جنگلات کہلاتے ہیں۔ یہ جنگلات اس لیے بھی اہم ہیں کہ یہ جھینگوں اور مچھلیوں کی افزائش کے لیے ایک اچھی جگہ ہے۔

شکل 5.4 کراچی کے تیمر (مین گروو) جنگلات

اگر کسی کو تیمر جنگلات کے بارے میں معلوم ہو تو ان سے کہیے کہ بچوں کو اس کے بارے میں بتائیں۔ ورنہ آپ خود تیمر جنگلات کے بارے میں پڑھیں اور پھر بچوں کو بتایئے۔ مثلاً ان کو تیمر جنگلات کی انفرادیت کے بارے میں بتایئے اور یہ سمجھایئے کہ وہ اپنے آپ کو اس ماحول میں کس طرح زندہ رکھتے ہیں۔

معدنیات

معدنیات اہم قدرتی وسیلہ ہیں۔معدنیات زمین کے اندر ہوتی ہیں۔معدنیات میں دھاتیں مثلاً سونا، چاندی، لوہا، اور تانبا وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔معدنیات میں غیر دھاتی چیزیں بھی شامل کی جاتی ہیں مثلاً معدنی تیل، قدرتی گیس، کوئلہ، سنگ مرمر اور پہاڑی نمک وغیرہ۔

بہت کم معدنیات کراچی میں پائی جاتی ہیں۔معدنیات جیسے کہ چونے کا پتھر، ریت اور شیشہ بنانے کی ریت منگھوپیر کی پہاڑی اور پپری کے قریب گوٹھ تاج محمد اور دیگر مقامات سے ملتی ہیں۔
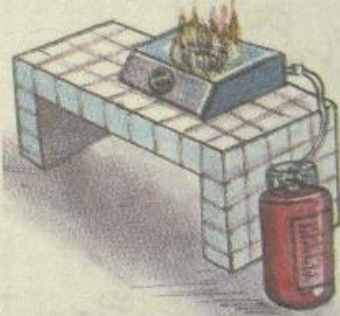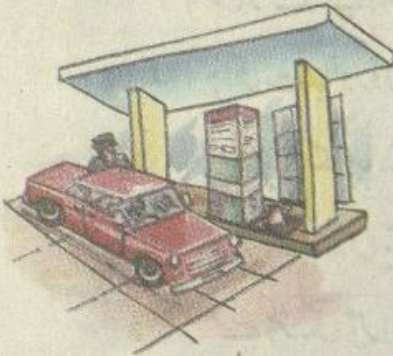
شکل 5.5 معدنیات اور ان کا استعمال

سرگرمی: اپنے گروپ میں بحث کیجیے کہ معدنیات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟ مثال کے طور پر ہمارے کھانے تیار کرنے کے چولہوں میں گیس استعمال ہوتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے پڑھا ہے کہ قدرتی وسائل ہماری روزمرہ کی زندگی میں بہت ہی اہم ہیں۔اگر یہ نہ ہوں تو ہماری زندگی بہت ہی مشکل ہو جائے۔اس لئے ضروری ہے کہ سمجھ بوجھ کے ساتھ انہیں استعمال کیا جائے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔ قدرتی وسائل کیا ہیں؟

2۔ کرۂ ارض کا کتنا حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے؟

3۔ جنگل کسے کہتے ہیں؟

4۔ جنگلات سے ملنے والی تین اشیاء کا نام لکھئے جو آپ کی روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہوتے ہیں؟

5۔ کراچی میں ملنے والے قدرتی وسائل کے نام لکھیے اور معلوم کیجئے کہ وہ کہاں استعمال ہوتے ہیں۔

6۔ تصور کیجیے کہ ہماری زندگیوں کا کیا حال ہوگا اگر درج ذیل چیزیں نہ ملیں۔

(i)۔ گیس (ii)۔ ریت اور پتھر۔

اپنے خیالات کو ایک چھوٹے سے پیراگراف یعنی چند سطروں میں لکھیئے۔

ب۔ عملی کام

1۔ جنگلات سے حاصل ہونے والی کوئی چیز جو آپ گھر میں استعمال کرتے ہوں اپنی جماعت میں لائیے۔ اپنے ساتھیوں کو دکھلائیے اور انہیں بتلائیں کہ آپ گھر میں اس چیز کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔

2۔ ایک ہفتے تک ان چیزوں کا ریکارڈ رکھیں جن کے ذریعہ آپ قدرتی وسائل کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ایک ہفتہ بعد اپنی جماعت کے دوسرے ساتھیوں کو اپنا ریکارڈ دکھایئے اور ان کی رائے معلوم کریں۔

3۔ ایک اشتہار تیار کیجیے جس میں پانی کے زیاں کو روکنے کے لیے پانچ طریقوں کا ذکر ہو۔اس اشتہار کو اپنے کمرۂ جماعت میں لگایئے۔کسی اخبار کو اس کی نقل بھیجئے اور ان سے گذارش کیجیے کہ عوامی خدمت کے طور پر اسے چھاپ دیں۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1۔ کراچی کے ساحل کے ساتھ ساتھ پائے جانے والے تیمر کے جنگلات کو دیکھ کر آیئے۔ اگر آپ نہیں جاسکتے تو طلبہ کو کہیں کہ وہ اس کی تصویر بنائیں۔

بچوں کو ترغیب دیں کہ وہ اسکول میں اور گھر پر قدرتی وسائل کا صحیح استعمال کرنا، کلاس ختم ہونے پر لائٹ بند کرنا تھوڑے سے فاصلے پر پیدل چلنے کو ترجیح دیں۔

چھٹا باب

کراچی کے لوگ اور ان کے پیشے

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے		
آبادی کیا ہے؟	صحیح آبادی معلوم کرنے کے لیے مردم شماری	کراچی کی آبادی
مختلف پیشے	بعض پیشوں میں کام کی نوعیت	مختلف پیشوں کی اہمیت

فرض کیجیے کسی گھر میں دو بڑے اور دو بچے رہتے ہیں۔اس طرح ہم کہ سکتے ہیں کہ گھر میں کل افراد کی تعداد چار ہے۔ہم اس بات کو اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ خاندان چار افراد پر مشتمل ہے یا یہ کہ خاندان کی آبادی چار ہے۔

کسی گھر میں کل تمام افراد کی تعداد معلوم کرنا آسان ہے۔لیکن محلّہ یا پڑوس کے تمام افراد کی گنتی کرنا بہت مشکل کام ہے۔کیوں؟

کسی محلے یا علاقے کی آبادی جاننے کے لیے ہمیں وہاں رہنے والے ہر شخص کو شمار کرنا ہوگا۔ایسا کرنے کے لیے ہمیں گھر گھر جا کر ہر گھر میں رہنے والے لوگوں کی تعداد معلوم کرنی ہوگی۔جب تمام لوگوں کی تعداد جوڑ لی جائے گی تو محلے یا علاقے کی آبادی معلوم ہو جائے گی۔گنتی کے اس طریقے کو ہم 'مردم شماری' کہتے ہیں۔مردم شماری کے ذریعے ہم کسی ٹاؤن،شہر،صوبہ یا ملک کی آبادی معلوم کر سکتے ہیں۔

1998ء کی مردم شماری کے مطابق کراچی کی آبادی 9.8 ملین ہے۔

سرگرمی:اپنے اسکول کے تمام بچوں کی تعداد معلوم کیجیے۔

کراچی کی آبادی 1998ء کے مطابق	آبادی میں مردوں کا تناسب	آبادی میں عورتوں کا تناسب	شرح خواندگی	شرح ناخواندگی
9,856,310	53.83	46.17	67.42فیصد	32.58فیصد

سرگرمی:کراچی کی آبادی کی ٹیبل اور تصاویر کو استعمال کرتے ہوئے کراچی کے لوگوں پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔

بچوں سے کو کہیں کہ معلوم کریں کہ محلہ کی آبادی معلوم کرنا کیوں مشکل ہے۔اسکول میں پڑھنے والے بچوں کا کل تعداد جاننے کے لیے،بچوں کو گروپ میں تقسیم کریں۔ہر گروپ کو ایک ایک کلاس میں بھیجیں کہ بچوں کی تعداد شمار کریں۔دوسری حالت میں وہ کلاس رجسٹر سے یہ تعداد حاصل کر سکتے ہیں۔

شکل 6.1 کراچی کے لوگ مختلف سرگرمیوں میں مصروف

پیشے

پوری دنیا میں لوگ مختلف کام کرتے ہیں۔ وہ کام جو کہ لوگ اپنی روزی کمانے کے لیے کرتے ہیں اسے "پیشہ" کہتے ہیں۔ ذریعہ آمدنی کے علاوہ ان پیشوں کے باعث ہم دوسروں کے کام آتے ہیں اور اپنے ملک کو ایک بہتر جگہ بھی بناتے ہیں۔

لیڈی ڈاکٹر مریض کا معائنہ کرتے ہوئے

مستری تعمیراتی کام کرتے ہوئے

کسان ہل چلاتے ہوئے۔

شکل 6.2 لوگوں کے مختلف پیشے۔

وہ کام جو دوسرے کرتے ہیں وہ کسی نہ کسی طور پر ہمارے کام آتا ہے۔ اسی لیے ہر پیشہ اہم ہے۔ اگر کسی پیشہ کے لوگ کام کرنا چھوڑ دیں تو ہم سب متاثر ہوں گے۔ چنانچہ ہمیں ہر شخص اور اُس کے کام کی عزت کرنی چاہیے۔

کراچی کے لوگ مختلف پیشوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ پیشے ایسے ہیں جن میں زمینی وسائل کا براہِ راست استعمال ہے جیسے کھیتی باڑی اور ماہی گیری (مچھلی پکڑنا)۔

شکل 6.3 مچھیرے مچھلی پکڑتے ہوئے
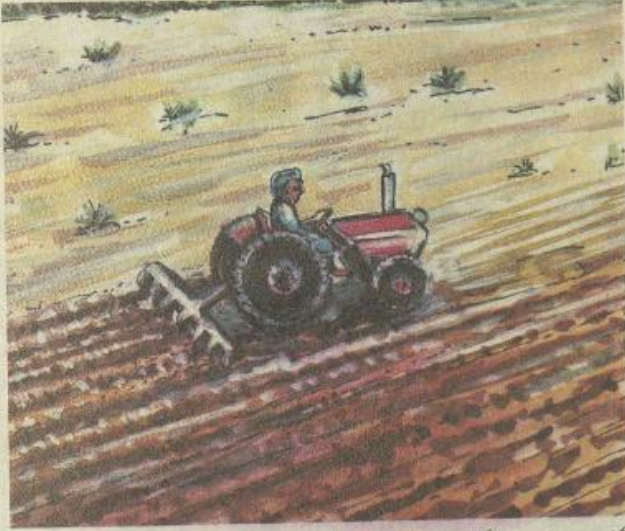
شکل 6.4 کسان ٹریکٹر چلاتے ہوئے

کراچی شہر سے ذرا فاصلے پر کچھ گاؤں ہیں۔ اِن گاؤں میں لوگ زمین پر کھیتی باڑی کرتے یا مویشی پالتے ہیں۔ کاشتکار کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں، بیج بوتے ہیں اور کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔ وہ اپنی فصل کو نقصان دہ کیڑوں، جانوروں اور چڑیوں سے بچانے پر بھی خاصی توجہ دیتے ہیں۔ جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو وہ اسے اکٹھی کرتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ جانور بھی پالتے ہیں مثلاً بکریاں، گائے، بھینس تاکہ ہمیں گوشت اور دودھ مل سکے۔ دودھ سے مکھن، دہی اور پنیر بنتا ہے۔ جانوروں کے گوشت، کھال اور اُون بیچ کر روپیہ کمایا جاتا ہے۔ مرغ بانی بھی کی جاتا ہے۔

شکل 6.5 گاؤں کے لوگ جانور پالتے اور مرغبانی کرتے ہوئے

سرگرمی: کسان کیا کام کرتے ہیں پر ایک پیراگراف لکھیں۔ ایک ڈرائنگ بنائیے جس میں کسان کو کام کرتے ہوئے دکھائیے۔

بحیرۂ عرب کے ساحل پر کراچی واقع ہے۔اسی لیے بہت سی چیزیں جو ہم اپنے اردگرد دیکھتے ہیں وہ انسانوں ہی کی بنائی ہوئی ہوتی ہیں۔کیا آپ ان میں سے چند کے نام بتا سکتے ہیں؟ جی ہاں ہمارے کپڑے، ہمارے بستے، ہماری کاریں وہ چیزیں ہیں جن کو چھوٹی یا بڑی صنعتوں میں کام کر کے لوگ بناتے ہیں۔صنعتوں کو مزدوروں کی

شکل 6.6 چھوٹی صنعت یا گھریلو صنعت
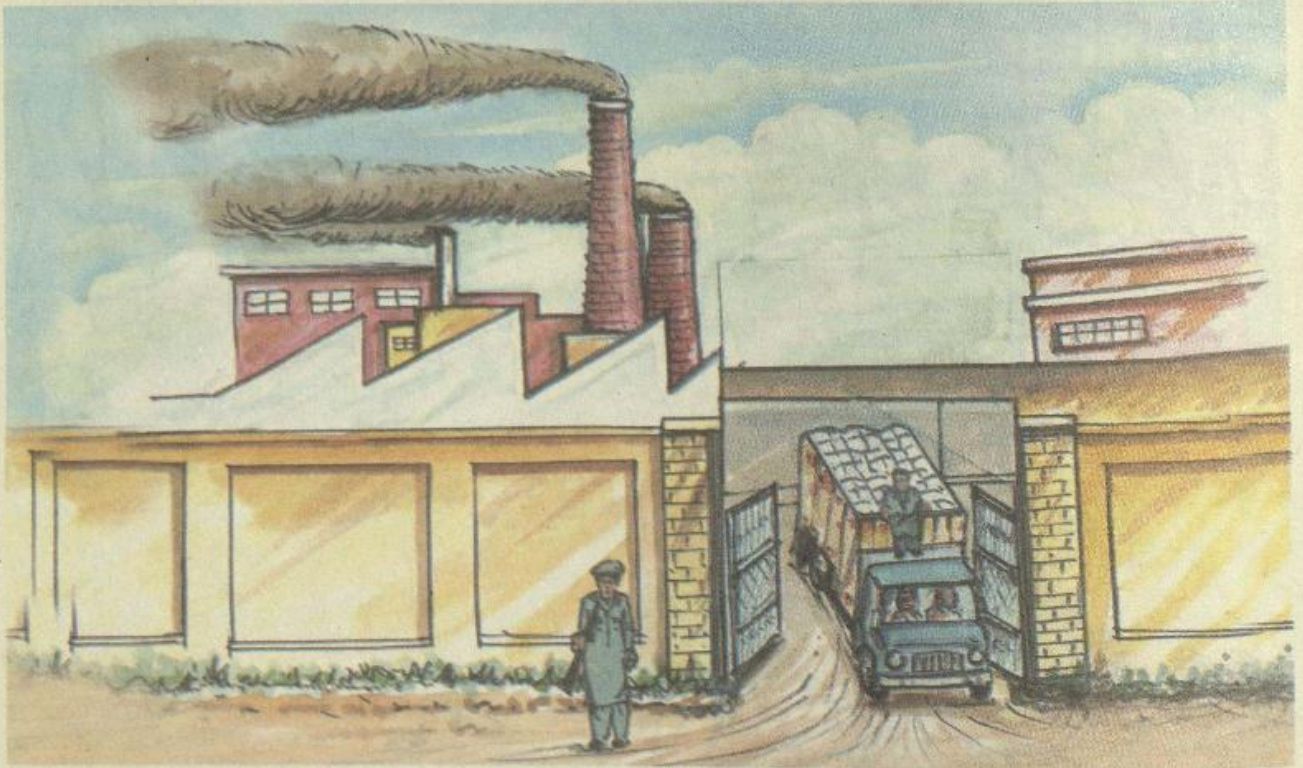
شکل 6.7 بڑی صنعت

شکل 6.8

سرگرمی: ایک صنعت میں جو لوگ کام کرتے ہیں ان کی فہرست بنائیں۔ان میں ہر ایک جو کام کرتا ہے اُس کو علیٰحدہ کاغذ پر تحریر کریں۔چار کے گروپ میں اُن کا ایک موبائل بنایئے جیسا کہ شکل 6.8 میں دکھایا گیا ہے۔اس گروپ میں ہر طالب علم ایک الگ قسم کا کام کرے۔

ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ مشینیں چلا سکیں، مزدوروں کی دیکھ بھال اور روپے پیسے کا حساب رکھنے کے لیے مینجروں کی ضرورت ہوتی ہے اور مشینوں کی مرمت کے لیے مستریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

کراچی میں کئی صنعتیں ہیں ان صنعتوں میں خاصی بڑی تعداد میں لوگ کام کرتے ہیں۔

جب ہم بیمار ہوجاتے ہیں تو ہم معالج کے پاس جاتے ہیں۔ جب ہمیں کوئی چیز خریدنی ہوتی ہے تو ہم دکاندار کے پاس جاتے ہیں جو ہمیں چیز دیتا ہے۔ اس طرح تعلیم حاصل کرنے کے لیے ہم کسی اسکول میں داخل ہوتے ہیں۔ معالج، دکاندار اور استاد کا کام ہماری خدمت کرنا ہے۔ ایسے پیشے جس میں خدمت کی جاتی ہے انہیں ''خدمتی پیشہ'' کہا جاتا ہے۔

سرگرمی: اوپر دی گئی تصویروں کو دیکھ کر بتائیے کہ ان لوگوں کا پیشہ کیا ہے۔ تمام طریقوں کی ایک فہرست بنائیے جس سے وہ ہمارے کام آتے ہیں۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔ کراچی کے لوگوں کے پانچ اہم پیشے بتائیے۔ یہ بھی بتائیے کہ وہ کیوں اہم ہیں؟

2۔ اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں بتائیے کہ بڑے ہو کر آپ کیا کام کرنا پسند کریں گے اور کیوں؟

3۔ ایک ٹیبل کے ذریعے اپنے اسکول کی کل آبادی ظاہر کیجیے (بچوں کی تعداد اور بالغوں کی تعداد)۔

عملی کام

1۔ کوئی ایسا کام کیجیے جس میں آپ کسی اور کے کام آئیں، ایک پیراگراف لکھیے کہ آپ نے کیا کام کیا۔

2۔ سوچیے کیا ہوگا اگر درج ذیل قسم کے لوگ اپنا کام چھوڑ دیں؟

☆ صفائی کرنے والے ☆ معالج ☆ کاشتکار

اپنے خیالات کو پوسٹر یا مختصر کہانی کی صورت میں اپنی جماعت کے ساتھ ان پر تبادلہ خیال کریں۔

اضافی سرگرمیاں

1۔ اپنی کلاس میں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بلائیں ان سے کہیے کہ اپنے کام کے بارے میں آپ کو بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ ان کا کام ان کے لیے دوسرے کے لیے اور ملک کے لیے کیوں کر مفید ہے؟

ساتواں باب

ذرائع آمدورفت اور سڑکوں پر تحفظ

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- وہ ذرائع جن سے ہم زمین، سمندر اور فضا میں سفر کرتے ہیں۔
- سفر کے لیے ہم کس قسم کی سواریاں استعمال کرتے ہیں۔
- پیدل اور سواری کی صورت میں سڑکوں پر ہمارا تحفظ۔

آج آپ کس طرح اپنے اسکول آئے؟ آپ میں سے بعض پیدل آئے ہونگے جبکہ بعض کاروں یا چھوٹی یا بڑی بسوں سے آئے ہونگے۔ آپ ہی کی طرح آپ کے گھر کے دوسرے افراد بھی اپنی مطلوبہ جگہوں پر پیدل، سائیکل، بس یا کار سے گئے ہونگے۔ اسکول یا کام پر جانے کے علاوہ بھی ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے ہیں۔ کیا آپ ان میں سے چند پر غور کر سکتے ہیں؟

ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ زمینی، ہوائی اور بحری راستوں سے جاتے ہیں۔

زمین پر سفر

زمین پر آمدورفت یعنی آنے جانے کے لیے ہم جن ذرائع کو مختلف کرتے ہیں انہیں سواریاں کہا جاتا ہے۔ شکل 7.1 پر نگاہ ڈالیں۔ اس میں روزمرہ استعمال ہونے والی سواریوں کو دکھلایا گیا ہے۔ ان تصاویر سے ہمیں یہ بھی پتہ
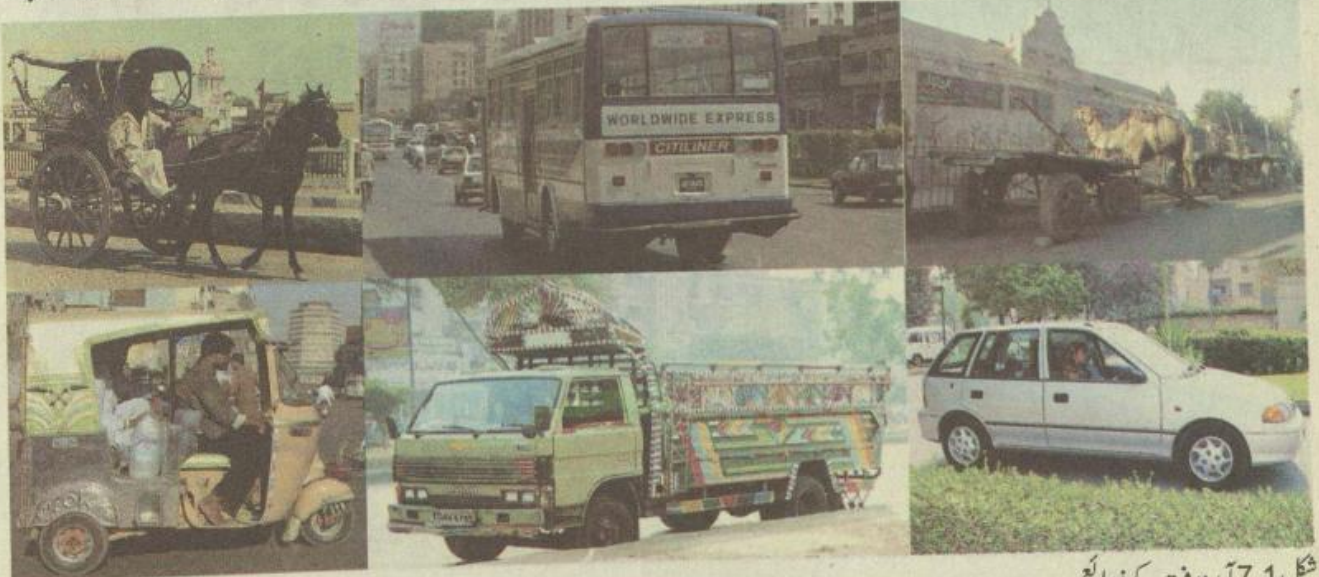
شکل 7.1 آمدورفت کے ذرائع

اُن وجوہات کو بتانے کے لئے بچوں کی ہمت افزائی کریں جن کی وجہ سے وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں جیسے دوستوں اور عزیزوں سے ملاقات یا دوکان وغیرہ۔

چلتا ہے کہ ہم ان کے ذریعے سامان بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں۔

ہم زمین پر سڑک اور ریلوے کے ذریعے سفر کر سکتے ہیں۔

سڑک کا سفر

گاڑیوں کی آسانی اور تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کے لیے سڑکیں بنائی جاتی ہیں۔کراچی میں کئی سڑکیں ہیں۔محمد علی جناح یا ایم اے جناح روڈ اور شاہراہِ فیصل دو اہم سڑکیں ہیں۔یہ سڑکیں خاصی چوڑی ہیں۔کیونکہ بہت سی سواریاں انہیں استعمال کرتی ہیں۔جن سڑکوں پر کم تعداد میں سواریاں آتی جاتی ہیں وہ نسبتاً کم چوڑی ہوتی ہیں۔

شکل 7.2 شاہراہ فیصل

ریلوے کا سفر

ہم اکثر اپنے رشتہ داروں سے ملنے یا سامان دوسرے شہر بھجوانا چاہتے ہیں۔اس کے لیے ہم بسوں یا ٹرکوں کا استعمال کرسکتے ہیں۔جب کہ زیادہ تعداد میں چیزوں کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے اور لمبے سفر کے لئے ریل گاڑی کا استعمال سستا اور آسان پڑتا ہے۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ ریل گاڑی میں بھی پہیے لگے ہوتے ہیں جو لوہے کی پٹڑی پر چلتے ہیں جنھیں ریلوے لائن کہا جاتا ہے۔ریل گاڑی کے طاقتور انجن کئی ڈبوں کو ایک ساتھ لے جاتے ہیں۔کراچی سے کئی ریل گاڑیاں ملک کے مختلف شہروں کے لیے چلتی ہیں۔

شکل 7.3 سٹی ریلوے اسٹیشن

سرگرمی: ریل گاڑی کا ماڈل بنایئے مثلاً خالی دودھ یا جوس کے ڈبوں کی مدد سے ریل گاڑی کے ڈبے اور بوتل کے ڈھکنوں سے پہیئے وغیرہ۔

جب آپ بچوں سے کہیں کہ وہ مختلف سواریوں کے بارے میں لکھیں جو چیزیں ان میں مختلف ہیں اور جو مشترک ہیں تو اُن کو مثال دیجئے۔جیسے کچھ میں انجن ہوتا ہے اور کچھ کو انسان یا جانور کھینچتے ہیں یا دھکا دیتے ہیں۔جب بچے سارے فرق بتادیں تو جو فرق ان سے رہ گیا ہو آپ انہیں بتائیں۔

بحری سفر

شکل 7.4 کیماڑی کی مصروف بندرگاہ

بعض اوقات ہم خود سفر کرتے ہیں یا کسی دور دراز ملک کو مال بھجواتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لیے ہم بحری جہاز کا استعمال کر سکتے ہیں۔ بحری سفر سستا ہے لیکن اس میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ عام طور پر وزنی سامان جسے ملک سے باہر بھیجنا ہو بحری راستے کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ کراچی بحیرۂ عرب پر واقع ہے۔ کراچی میں دو بندرگاہ ہیں، ایک کیماڑی اور دوسرا پورٹ قاسم جہاں بحری جہاز آتے ہیں اور وہاں سے دوسرے ملکوں میں جاتے بھی ہیں۔

ہوائی سفر

ہوائی سفر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا سب سے تیز رفتار طریقہ ہے۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ ہم ہوائی سفر کے ذریعہ پاکستان کے کئی شہروں اور بیرون ملک واقع کئی شہروں کا سفر کر سکتے ہیں۔ جناح انٹرنیشنل ائیر پورٹ پاکستان کا سب سے بڑا ائیر پورٹ کراچی میں واقع ہے۔

شکل 7.5 جناح انٹرنیشنل ائیر پورٹ

سرگرمی: کاغذ سے بحری جہاز یا ہوائی جہاز بنائیے۔ یہ تصور کیجیے کہ آپ بحری یا ہوائی جہاز میں سفر کر رہے ہیں۔ چار یا پانچ جملوں میں بتائیے کہ اس جہاز میں سفر کرتے ہوئے آپ کیا محسوس کر رہے ہیں۔

سڑکوں پر ہمارا تحفظ

کراچی میں دس ملین کے قریب لوگ رہتے ہیں۔ روزانہ ہزاروں لوگ اسکول یا کام پر آتے جاتے رہتے ہیں ایک ساتھ آنے جانے کی وجہ سے سڑکوں پر بہت زیادہ سواریاں ہوتی ہیں۔ اگر ساری سواریاں چوراہوں پر ایک ساتھ جانا چاہیں تو آپس میں ٹکرا جائیں گی۔ ٹریفک کو قابو میں رکھنے کے لیے اور حادثات سے بچاؤ کے لیے چوراہوں پر ٹریفک سگنل لگائے گئے ہیں۔ یہ ٹریفک سگنل سرخ، پیلی اور ہری رنگ کی بتیاں ہوتی ہیں جو چوراہوں پر لگائی جاتی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان مختلف رنگوں کی ٹریفک بتیوں کے کیا معنی ہیں؟ ایک نظم کے ذریعہ ہم ان باتوں کے بارے میں آپ پر واضح کرتے ہیں۔
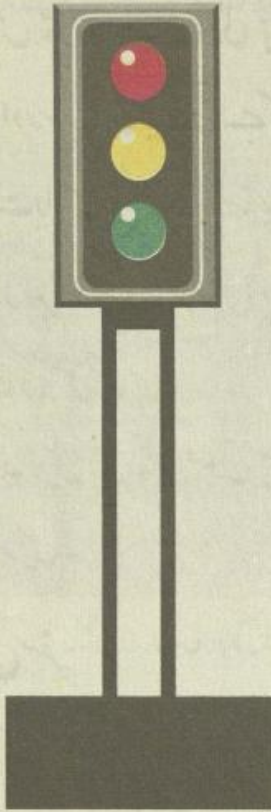
نظم

سرخ بتی، سرخ بتی

آپ کیا کہتی ہیں؟

میں کہتی ہوں، ٹھہرو ٹھرو اور فوراً ٹھہرو۔

پیلی بتی، پیلی بتی

آپ کا کیا مطلب ہے؟

میرا مطلب ہے سرخ بتی کے ہرے ہونے تک انتظار کرو

ہری بتی، ہری بتی

آپ کیا کہتی ہیں؟

میں کہتی ہوں، جاؤ جاؤ اور فوراً جاؤ۔

شکل 7.6 سگنل

سرگرمی: ٹریفک بتیوں والی نظم کو یاد کیجئے اور اپنی کلاس میں اسے سنائیے۔

سڑک کیسے پار کی جائے؟

سڑکوں پر خاص مقامات ہوتے ہیں جہاں سے لوگ سڑک کو پیدل پار کرسکتے ہیں۔ ان مقامات کو زیبرا کراسنگ کہتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ انہیں زیبرا کراسنگ کیوں کہتے ہیں؟ زیبرا کراسنگ پر دائیں بائیں دیکھ کر اطمینان کر لیجئے کہ گاڑیاں رک چکی ہیں پھر سڑک پار کیجیے۔ بعض زیبرا کراسنگ پر ٹریفک سگنل کی طرح نشان

شکل 7.7 لوگ زیبرا کراسنگ پار کرتے ہوئے

شکل 7.8 پیدل چلنے والوں کے لیے سگنل

بنا رہتا ہے۔ اس میں دو بتیاں ہوتی ہیں۔ ہری بتی اور سرخ بتی۔ ہری بتی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سڑک پار کر سکتے ہیں اور سرخ بتی یہ بتاتی ہے کہ ابھی انتظار کریں۔ کئی سڑکوں پر کوئی زیبرا کراسنگ نہیں ہوتی۔ ایسی سڑکوں کو پار کرتے وقت دائیں بائیں دیکھ لینا چاہیے۔ سڑک پار کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کے کوئی ٹریفک تو نہیں آ رہی ہے۔

سرگرمی: جہاں زیبرا کراسنگ ہو وہاں پر سڑک پار کرنے کی مشق کریں اور اسی طرح جہاں یہ کراسنگ نہ ہو وہاں بھی سڑک پار کرنے کی مشق کریں۔

مندرجہ ذیل میں کچھ اصول ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم محفوظ طریقے سے پیدل چلنے اور گاڑی چلانے کے لیے ان کو استعمال کریں۔

محفوظ پیدل سفر

1۔ جب آپ کسی سڑک پر چل رہے ہوں تو فٹ پاتھ پر چلئے۔ جہاں فٹ پاتھ نہ ہوں وہاں دیوار یا دکان کے قریب چلئے

2۔ زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کیجیے۔ سڑک پار کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ ٹریفک تو نہیں ہے۔

3۔ جہاں زیبرا کراسنگ نہ ہو وہاں محفوظ جگہ پر سڑک پار کیجیے۔ دائیں بائیں دیکھ لیجیے۔ جب ٹریفک بالکل نہ ہو سڑک پار کر لیجیے۔

4۔ بچے کسی بڑے کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کریں۔

اپنی کلاس کی زمین پر ایک زیبر کراسنگ بنائیے اور اس پر بچوں کو سرخ اور سبز جھنڈا دے کر کھڑا کر دیجیے۔ بچوں کو کہئے کہ جب سبز جھنڈا اوپر ہو تو سڑک پار کریں اور جب سرخ جھنڈا اوپر ہو تو رک جائیں۔ کچھ بچے گاڑی بننے کی اداکاری کریں اور کچھ پیدل سفر کرنے والے اور اُن کو کہیں کہ وہ سڑک پار کرتے وقت دائیں بائیں ضرور دیکھیں۔

شکل 7.9 نابینا شخص کی سڑک پار کرنے میں مدد

5۔سڑک پر اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیجیے ۔جب آپ بڑے ہو جائیں تو بوڑھے، نابینا اور بیمار لوگوں کی سڑک پار کرنے میں مدد کیجیے گا۔

6۔فٹ پاتھ سڑک اور گلیوں کو صاف ستھرا رکھیئے ۔ان پر کچرا نہ پھینکیں۔اگر کچرا ڈالنے کے لیے کچرا دان نہ بنا ہو تو کچرے کو گھر لیجائیں اور وہاں اسے کچرے دان میں ڈال دیں۔

محفوظ سواری

1۔جب آپ کسی گاڑی یا کار میں سفر کر رہے ہوں تو کھڑکی سے باہر ہاتھ نہ نکالیں۔

شکل 7.10 کار میں کچرا دان یا کچرے کی تھیلی

2۔کوڑا سڑک پر نہ پھینکیں۔کوڑے دان میں ڈالیں۔اگر کوڑا دان موجود نہ ہو تو کوڑے کو گھر لے جائیں اور اسے کوڑے دان میں ڈال دیں۔ایک اچھا طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی کار میں کوڑے کے لیے ایک تھیلی رکھیں۔

3۔بس کے ڈرائیور سے بات نہیں کریں۔

4۔اس بات کا اطمینان کرلیں کہ جو شخص گاڑی چلا رہا ہے وہ اِن ٹریفک قوانین پر عمل کر رہا ہے۔

☆ ٹریفک بتیوں کا خیال۔سرخ بتی پر رکے رہنا اور ہری بتی پر چلنا۔

☆ احتیاط سے گاڑی چلانا۔نہ تو تیز چلنا اور نہ دوسری گاڑیوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنا۔

☆ بلاوجہ ہارن نہ بجانا۔خاص طور پر اسکول اور اسپتال کے قریب۔

5۔اس بات کا بھی خیال کریں کہ آپ کی گاڑی فضا میں آلودگی تو نہیں پھیلا رہی۔

6۔اگر موٹر سائیکل یا سائیکل پر جا رہے ہوں تو ہیلمٹ ضرور پہنیں۔

جب آپ بچوں سے پوچھ رہے ہوں تو ان کے کلاس کو چار یا چھ بچوں کے گروپ میں تقسیم کر دیں۔ہر گروپ کے بچوں کو کہیں کہ وہ سارے ذرائع آمد و رفت کے بارے میں لکھیں اور پھر اُن پر خرچ، فاصلہ، وقت اور اس کے بعد فیصلہ کریں کہ سفر کے لئے کون سا ذریعہ بہتر ہے۔ہو سکتا ہے کہ بچوں کا جواب مختلف ہو۔مگر ان سے اس کی وجہ معلوم کریں اگر وجہ صحیح ہے تو اُن کا جواب ٹھیک ہے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ کا سفر کرنے کے لیے ہم کیا ذرائع استعمال کر سکتے ہیں؟

2۔ کراچی کے ائیر پورٹ، بندرگاہ اور ریلوے اسٹیشن کا نام بتائیے۔

3۔ کراچی میں آمدورفت کے ذرائع میں کیا تبدیلی آئی ہے؟

4۔ ٹریفک سگنل پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

5۔ کار کے ڈرائیور کو کن حالات میں پر ہارن بجانا چاہئیے؟

ب۔ عملی کام

1۔ معلوم کریں کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے کراچی میں سب سے بہتر ذریعہ کیا ہے؟

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1۔ کوئی ریلوے اسٹیشن، بندرگاہ یا ائیر پورٹ جا کر دیکھیں۔

2۔ کے۔ایم۔سی کے سڑکوں کے محکمے کو ایک خط لکھیں جس میں ان سے کہیں کہ آپ علاقے کی سڑک کو مرمت کرا دیں۔

عزیزم ____________

ہمارے علاقے کی سڑک نہایت خراب حالت میں ہیں۔

برائے نوازش ان کی جلد از جلد مرمت کروا کے انہیں ٹھیک کریں۔

شکریہ

3۔ بہت سے ڈرائیور ٹریفک ٹھہرنے کا سگنل دیکھتے ہی بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مسلسل ہارن بجاتے جاتے ہیں۔ آپ ان کو کیا مشورہ دیں گے۔

آٹھواں باب

خدمات

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے
- وہ خدمات جن سے بچوں کو ان کے حقوق ملتے ہیں۔

بچوں کے کئی حقوق ہیں جن میں تعلیم، صحت، کھیل کود اور تحفظ کی فراہمی بہت اہم ہیں۔ حکومت نے کوشش کی ہے کہ سب بچوں کو یہ حقوق مل سکیں۔ حکومت نے پورے ملک میں اسکول اور اسپتال قائم کیے ہیں اور کھیلنے کے لئے پارک اور کھیل کے میدان بنائے ہیں تاکہ بچے ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ البتہ حکومت ہر بچے کے لیے یہ سہولتیں مہیا نہیں کر سکتی ہے۔ لوگوں نے خود اور نجی تنظیموں نے اسکول اور اسپتال قائم کیے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو ان کے حقوق مل سکیں۔

سرگرمی: صحت، تعلیم، کھیل کود اور تحفظ آپ کے حقوق ہیں۔ دو جملوں میں ہر ایک حق کی اہمیت بیان کیجیے۔

اسکول اور کالج

تعلیم بچوں کا حق ہے۔ انہیں اسکول اور کالجوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ کوئی شخص یا ملک تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ تعلیم ہمیں

شکل 8.1 کلاس میں بچوں کو پڑھاتے ہوئے

☆ لکھنا پڑھنا اور سوچنا سکھاتی ہے۔
☆ اچھا اور نیک انسان بننا سکھاتی ہے۔
☆ ذمہ دار شہری بناتی ہے۔
☆ روزی کمانے میں مدد دیتی ہے۔
☆ زندگی کو بہتر طریقے سے گزارنے میں مدد دیتی ہے۔

تمام بچوں کو تعلیم کا حق مہیا کرنے کے لیے کراچی میں اسکول اور کالج قائم کیے گئے ہیں۔ تعلیم کے حق کے ساتھ ہی ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم پڑھنے کو یقینی بنائیں۔

سرگرمی: ان پانچ چیزوں کی فہرست بنائیں جو یہ ظاہر کریں کہ آپ اسکول میں لکھنے پڑھنے کی ذمہ داری پوری کررہے ہیں۔

پارک اور کھیل کے میدان

کھیلوں میں حصہ لینا بچوں کا حق ہے۔کھیل ایک قسم کی تفریح ہے۔اس کے باعث ہم صحت مند بھی رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسکول میں کچھ وقت کھیلوں کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔صرف اسکول میں کھیلنا کافی نہیں ہے۔اسی لئے بچوں کے کھیل کود کے لئے پارک اور کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں۔پارکوں میں عام طور پر خاصی سبز گھاس طور پر خاصی سبز گھاس ہوتی ہے، پھول اور سایہ دار درخت بھی ہوتے ہیں۔بعض پارکوں میں بچوں کے لیے جھولے، پھسلنے والا سلائیڈ، گھومنے والا جھولا وغیرہ ہوتا ہے۔

کراچی میں کئی پارک ہیں۔ ان میں کلفٹن، ہل پارک

شکل 8.3 کراچی کا ایک پارک

شکل 8.2 کراچی کے ایک میدان میں کھیلتے ہوئے بچے

اور سفاری پارک مشہور پارک ہیں۔یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پارک کو صاف رکھیں اور طریقے سے استعمال کریں۔

سرگرمی: جس قسم کے پارک میں آپ کھیلنا پسند کریں اُس کی تصویر بنائیں۔اُس میں رنگ بھریں اور اُسے سافٹ بورڈ پر آویزاں کریں تاکہ ہر ایک اس کو دیکھ سکے۔

پولیس

تحفظ کی فراہمی بھی بچوں کا حق ہے۔ جس طرح ہمارا خاندان اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ وہ اپنے گھر میں تحفظ سے ہیں۔ اسی طرح معاشرے میں پولیس ہمیں تحفظ فراہم کرتی ہے۔ معاشرے میں قانون کی حکمرانی قائم کرنا پولیس کا کام ہے۔ اگر کوئی شخص قانون توڑے تو پولیس کا کام ہے کہ اسے پکڑے اور سزا دلوائے۔

شکل 8.4 عورت پولیس آفیسر اپنی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے

پولیس کی ایک اور قسم ٹریفک پولیس ہے۔ ہم انہیں اکثر سڑکوں پر ٹریفک کو صحیح سمت اختیار کراتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ٹریفک پولیس کا کام ہے کہ سڑکوں پر گاڑیاں آسانی سے چلیں اور ان کو حادثات سے بچائیں۔

سرگرمی: پولیس بڑے حروف میں لکھئے۔ پولیس لفظ کے ہر حرف کو استعمال کرتے ہوئے پولیس کی کوئی خوبی بیان کیجئے جیسے 'پ' کا مطلب ہے پیس میکر یعنی امن بحال کرنے والا۔

شکل 8.5 ٹریفک پولیس اپنی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے

اسپتال

زندگی بھی بچے کا حق ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم بیمار نہ پڑیں۔ بیماری سے محفوظ رہنے کے کئی طریقے ہیں۔ مثلاً

صاف ستھرے رہیے۔

جلدی سو جانا اور آٹھ گھنٹے سونا۔

اچھی خوراک استعمال کرنا۔

پابندی سے کھیلوں میں حصہ لینا۔

صاف اور ستھرا پانی پینا۔

عام بیماریوں کے ٹیکے لگوانا۔

شکل 8.7 مریضوں کا ایک وارڈ

شکل 8.6 سول اسپتال کراچی

جب ہم بیمار ہوں تو ہمیں معالج کو دکھلانا چاہئے۔ اگر بہت زیادہ بیمار ہو جائیں تو اسپتال جانا چاہیے۔ اسپتالوں میں ہمارے معائنہ کے لیے ڈاکٹر، لیٹنے کے لئے پلنگ، ایکسرے مشینیں اور خون اور پیشاب وغیرہ کی جانچ کا بندوبست ہوتا ہے۔ اگر جراحی (آپریشن) کی ضرورت ہو تو اس کے لیے آپریشن تھیٹر موجود ہوتے ہیں۔

کراچی میں کئی اسپتال ہیں۔ جناح اسپتال، سول اسپتال اور عباسی شہید اسپتال حکومت کے بڑے اسپتال ہیں۔ معمولی فیس لے کر یہ اسپتال لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔ ان اسپتالوں میں کراچی کے تمام باشندوں کا علاج پھر بھی ممکن نہیں ہے۔ اسی بناء پر کئی نجی اسپتال کھل گئے ہیں جیسے آغا خان اسپتال، ڈاکٹر ضیاء الدین اسپتال وغیرہ۔ بہت ہی غریب لوگوں کے لیے خیراتی اسپتال بھی ہیں۔

جس طرح ہمیں بعض اوقات اسپتال جانا پڑتا ہے اِسی طرح اگر مویشی یا جانور بیمار ہو جائیں تو اِن کے لیے بھی اسپتال ہوتے ہیں۔ اس کو جانوروں کا اسپتال اور ان اسپتالوں کے ڈاکٹروں کو مویشی یا ڈنگر ڈاکٹر کہتے ہیں۔

سرگرمی: ایک پوسٹر تیار کیجیے جس میں صحت مند رہنے کے طریقے لکھے ہوں۔ دوسرے بچوں کو بھی آگاہ کیجیے۔ بتانے کے بعد ان سے پوسٹر پر دستخط لیجیے۔ یہ دیکھیں کہ آپ کتنے بچوں کو صحت کی باتیں بتا سکتے ہیں۔

ایک ہفتے کے بعد بچوں کو اُن کا پوسٹر لانے کو کہیں۔ جس میں سب سے زیادہ دستخط ہو اس کو انعام دیں۔ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اپنے سارے دستخط حاصل کرنے کے لئے کیا کیا۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دیجیے۔

1۔ تعلیم کیوں ضروری ہے؟

2۔ آپ کس کھیل سے زیادہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ یہ آپ کو کیوں پسند ہے؟

3۔ اسپتال کیا خدمات انجام دیتے ہیں؟

ب۔ عملی کام

1۔ کسی پارک میں جایئے اپنے ہم جماعت بچوں کو بتایئے کے آپ نے وہاں کیا دیکھا اور کیا کیا۔

2۔ اپنی کلاس کے بچوں کو چار کے گروپ میں تقسیم کیجئے۔ ان کو ایک مضمون دیں اور ان کو کہئے کہ یہ پڑھانے کے لیے ایک سبق کی تیاری کریں۔ ہر روز ایک گروپ سے ان کے سبق کو پڑھانے کے کے لیے کہیں۔ جب تمام گروپ کو سبق پڑھانے کا موقع مل جائے تو انھیں اس بات پر غور وفکر کرنے کو کہیں کہ انھوں نے یہ سبق کیسا پڑھایا۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں

1۔ اپنی کلاس میں ایک چھوٹی لائبریری قائم کیجیے۔ اپنے ٹیچر کے ساتھ مل کر سوچیں کون سی کتابیں ہونی چاہئیں کس طرح اور کہاں ان کتابوں کو رکھیں گے۔ آپ کس طرح بندوبست کریں گے کہ ہر طالب علم ان کتابوں سے فائدہ حاصل کر سکے۔ ہر ہفتہ پابندی سے لائبریری کی ایک کتاب پڑھیے۔

2۔ ایک پولیس والے کو اپنی کلاس میں بلائیں اور پوچھیں کہ وہ آپ لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے کیا کرتے ہیں۔

نواں باب

کراچی کی اہم شخصیّات ۔ ماضی اور حال

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔
- کراچی کی ماضی اور حال کی اہم شخصیات۔
- اہم شخصیات کی خوبیاں۔

ہماری زندگی میں ایسے بہت سے لوگ آتے ہیں جن کو ہم چاہتے ہیں اور عزت کرتے ہیں۔اُن میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ بہت مہربان ہوتے ہیں، کچھ لوگ دوسروں کے کام آتے ہیں اور کچھ لوگوں کی مثالی زندگی ہمیں بہتر انسان بننے میں مدد دیتی ہے۔ کچھ ایسے لوگ جنہیں آپ جانتے ہیں اُن میں کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟ ماضی میں اور آج بھی کراچی میں ایسے لوگ ہیں۔ کیا آپ ان کے نام بتا سکتے ہیں؟ اس باب میں ہم اب حاجی عبداللہ ہارون، ڈاکٹر روتھ فو اور بلقیس ایدھی کے بارے میں پڑھیں گے۔

حاجی عبداللہ ہارون

حاجی عبداللہ ہارون 1872ء میں کراچی کے کچھی میمن خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ صرف چار سال کے تھے کہ اُن کے والد کا انتقال ہوگیا۔ والدہ نے ان کی دیکھ بھال کی اور انہیں مدرسہ میں داخل کیا۔ چونکہ وہ خود بہت غریب تھیں اس لیے وہ ان کی تعلیم جاری نہ رکھ سکیں۔

شکل 9.1 حاجی عبداللہ ہارون

جب عبداللہ ہارون کچھ بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ نے کچھ چیزیں بازار میں بیچنے کے لیے دیں جسے بیچ کر رقم انہوں نے اپنی والدہ کو لا کر دی۔ بعد میں انہیں چار روپے ماہانہ پر ملازمت مل گئی۔ کچھ عرصہ بعد عبداللہ ہارون نے اپنی دکان قائم کر لی اور تجارت کرنے لگے۔ ان کا کاروبار اتنا چلا کہ پندرہ سال میں وہ کراچی کے ایک بڑے تاجر بن گئے۔ آسام کے علاقے سے ان کی شکر کی تجارت اتنی بڑھی کہ وہ ”شکر کے بادشاہ“ کہلانے لگے۔

عبداللہ ہارون نے معاشرے کی بہتری کے لیے بہت خدمات انجام دیں۔ انہوں نے اسکول اور کالج، بچوں

شکل 9.2 کراچی میں واقع عبداللہ کالج

کے لیے ہوسٹل بنوائیں۔انہوں نے یتیم خانے بنوائے۔ انہوں نے تاجروں کی بہبود کے لیے کوآپریٹیو بینک قائم کیا۔لوگوں کو اپنے معاشرے سے باخبر رکھنے کے لیے انہوں نے اخبار بھی جاری کیا۔انہوں نے تحریکِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور دن رات قائداعظمؒ کے ساتھ کام کیا۔

مختصر طور پر یہ کہنا بہتر ہوگا کہ عبداللہ ہارون کی پوری زندگی دوسروں کی خدمت کا نمونہ تھی۔ **27** اپریل **1942**ء میں وہ کراچی میں فوت ہوئے۔کراچی میں واقع عبداللہ کالج اور عبداللہ ہارون روڈ روزانہ ہمیں اُن کی یاد دلاتے ہیں۔

شکل 9.3 عبداللہ ہارون روڈ

سرگرمی: عبداللہ ہارون کی اہم خوبیاں بتائیے۔ یہ ساری خوبیاں کسی شخص میں کیوں ضروری ہیں؟

ڈاکٹر روتھ فو

ڈاکٹر روتھ فو **1929**ء میں جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے طب کی تعلیم پائی اور معالج بنیں۔ بعد میں غریب اور ضرورت مندوں کی امداد کرنے کے لیے وہ ایک راہبہ بن گئیں۔

1960ء میں وہ پاکستان آئیں۔کراچی میں ان کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو ایک جلد کی بیماری (کوڑھ) میں مبتلا تھے۔چونکہ لوگ سمجھتے تھے کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے اور یہ بیماری اوروں کو بھی لگ سکتی ہے

شکل 9.4 ڈاکٹر روتھ فو مریض کے لیے مشورہ تجویز کر رہی ہیں

شکل 9.5 ڈاکٹر روتھ فو روڈ کے ساتھ کسی کو مشورہ دے رہی ہیں

اس لیے ان لوگوں کو وہ دوسروں سے الگ قدرے دور بستیوں میں رکھا جاتا تھا۔ یہ لوگ وہاں بڑی بری حالت میں رہتے تھے ۔ چنانچہ ڈاکٹر روتھ فو نے اُن بیمار لوگوں کی مدد کرنے کا ارادہ کرلیا۔

کچھ دوسرے مددگار لوگوں کو ساتھ لے کر انہوں نے کوڑھ یا جذام کے مریضوں کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے میری ایڈیلیڈ نام سے ایک جذام مرکز قائم کیا تاکہ ایسے مریضوں کا صحیح طور پر علاج ہو سکے اور لوگوں کو یہ بھی بتلایا جاسکے کہ یہ مرض قابل علاج ہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کی تربیت کی اور انہیں ملک کے دوسرے حصوں میں جذام کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے بھیجا۔ ان کی چالیس سال کی کوششوں سے پاکستان میں جذام کا خاتمہ ہوگیا۔

ڈاکٹر روتھ فو کو 1980ء میں حکومتِ پاکستان کا جذام کا اعزازی مشیر مقرر کیا گیا۔ اُن کی اعلیٰ خدمات کو سراہتے ہوئے حکومتِ پاکستان نے انہیں ستارۂ قائداعظم اور ہلالِ امتیاز کے تمغات سے نوازا۔ جناح سوسائٹی نے بھی انہیں جناح ایوارڈ دیا۔

سرگرمی: ڈاکٹر روتھ فو کی زندگی کے بارے میں آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اس پر ایک پیراگراف لکھئے۔

بلقیس ایدھی

شکل 9.6 بلقیس ایدھی

بلقیس 14 اگست 1946ء کو پیدا ہوئیں۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد انہوں نے بیماروں اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے نرس بننے کا ارادہ کیا۔ نرسنگ کی تربیت حاصل کرنے کے لیے انہوں نے کراچی کے علاقے میٹھادر کے عبدالستار نرسنگ ہوم میں داخلہ لیا۔

نرسنگ ہوم میں تربیت کے دوران بلقیس نے یہ دیکھا کہ عبدالستار ایدھی کس طرح دوسروں کی بلا معاوضہ خدمت کرتے ہیں۔ انہوں نے انہی کی

سرگرمی: بلقیس ایدھی کی لوگوں کے لیے خدمات کی فہرست بنائیے۔ بتائیے یہ خدمات انہوں نے کیوں انجام دیں۔

طرح دوسروں کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔

1966ء میں بلقیس ایدھی نے عبدالستار ایدھی سے شادی کرلی۔ اس وقت سے وہ اپنے شوہر کے کام میں ہاتھ بٹا رہی ہیں اور غریب اور ناداروں کی خدمت کر رہی ہیں۔

شکل 9.7 بلقیس ایدھی بچوں کے ساتھ

آج بلقیس ایدھی خود خدمت خلق کا ایک نمونہ ہیں۔ ضرورت مند عورتوں اور بچوں کی خدمت کر رہی ہیں۔ وہ بے گھر بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ وہ اس بات کا بندوبست کرتی ہیں کہ ایسے بچوں کے لیے رہائش کا سامان ہو اور وہ تعلیم بھی حاصل کریں۔ انہیں سلائی کی تربیت دی جاتی ہے اور امور خانہ داری یعنی گھر چلانے کا طریقہ بھی سکھلایا جاتا ہے۔ جب وہ جوان ہوتی ہیں تو ان کی شادی کا بندوبست بھی بلقیس ایدھی کرتی ہیں۔

بلقیس ایدھی مفت اسکول اور دستکاری کے مراکز پاکستان کے گاؤں میں قائم کرنا چاہتی ہیں۔ ایسا کرنے سے اُن کو تعلیم اور مہارت حاصل ہوگی اور ان کی روزمرہ کی زندگی میں بہتری آئے گی۔

سرگرمی: ان خدمات کی فہرست بنائیے جو کہ بلقیس ایدھی لوگوں کو مہیا کرتی ہیں۔ آپ سوچیے یہ اس طرح کا کام کیوں کرتی ہیں۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بتایئے۔

1۔ عبداللہ ہارون، ڈاکٹر روتھ فو اور بلقیس ایدھی نے کراچی اور پاکستان کے بہت سے لوگوں کے لئے کس طرح بہتر جگہ بنانے میں اپنا کردار ادا کیا؟

2۔ آپ کون سی تین خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنا چاہیں گے۔ یہ خوبیاں کس طرح پیدا کریں گے۔

3۔ اگر آپ کی ملاقات ڈاکٹر روتھ فو یا بلقیس ایدھی سے ہو جائے تو آپ اُن سے اُن کے کام کے بارے میں کیا معلوم کرنا چاہیں گے؟

ب۔ عملی کام

1۔ کسی ایدھی ہوم یا میری ایڈیلیڈ جذام مرکز کا اپنے ٹیچر کے ساتھ دورہ کریں تاکہ یہ ادارے جو کام کر رہے ہیں ان کے بارے میں آپ کو مزید معلومات مل سکے۔ یہ بتائیں کہ آپ کس طرح ان کے کام میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

ج۔ اضافی سرگرمی

1۔ کسی سماجی کارکن کو اپنی کلاس میں مدعو کریں اور اس سے اس کے کام کے متعلق پوچھیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ وہ دوسروں کی خدمت کس طرح کرتے ہیں۔

دسواں باب

ہمارے پیغمبر

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل پیغمبروں کے بارے میں پڑھیں گے۔

- حضرت آدم علیہ السلام
- حضرت ابراہیم علیہ السلام
- حضرت موسیٰ علیہ السلام
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بی بی حوا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ ان کی اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کی نسل بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی ویسے ویسے لوگ زمینوں پر دور دور آباد ہونے لگے۔ دور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو گیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہو گئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ ملک بنا لیے۔ آج اس زمین پر بہت سے ملک ہیں۔ ہر ملک میں لاکھوں آدمی رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام اس دنیا میں پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بھی تھے۔ ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے اللہ سے معافی مانگنی چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کرام بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ سب نبی اور تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بتوں کو پوجتی تھی۔ سورج، چاند اور تاروں کو بھی اپنا خدا سمجھتی تھی اور ان کے خیالی بت بنا کر ان کی عبادت کرتی تھی۔ قوم کے لوگ ان بتوں کو سجدہ کرتے تھے۔ فائدہ ہو یا نقصان، بیماری ہو یا صحت ہر کام میں ان سے مدد مانگتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے انھوں نے لوگوں سے کہا کہ بتوں کی پوجا مت کرو، سورج اور چاند کی بندگی نہ کرو۔ کیوں کی یہ تمہارے خدا نہیں ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اسے کوئی نہیں مار سکتا، اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دشمن بن گئے اور انھوں نے بادشاہ نمرود سے فریاد کی کہ "ابراہیمؑ ہمارے خداؤں (بتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پوجا سے روکتے ہیں۔ نمرود یہ سنتے ہی غصے میں آگ بگولا ہو گیا، اس نے حکم دیا کہ ابراہیم کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی کہ ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلتا دیکھنے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو گئے، نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ ابراہیم علیہ السلام جل کر خاک ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ بڑی قدرت کا مالک ہے، اس کی مہربانی سے آگ بجھ گئی اور اتنی ٹھنڈی ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سلامت رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جلنے کے لیے ہنسی خوشی اس لیے تیار ہو گئے کہ ان کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو کوئی مجھ کو مار سکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اللہ کے راستے میں یہ ان کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام اسماعیل علیہ السلام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "آپ اپنے پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کر دو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرمانبردار بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہو گیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ "اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا، تم بھی سچے ہو اور تمہارا بیٹا بھی سچوں میں سے ہے۔ اب اپنے ہاتھ کو روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دنبہ کی قربانی دو۔" اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے نبی کی یہ قربانی بہت پسند آئی۔

ہم ہر سال اللہ کی راہ میں حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔اس دن کو قربانی کی عید یا عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر عرب میں کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔اللہ نے حکم دیا کہ ''سب لوگ اس گھر کی طرف منہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔'' اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔لاکھوں مسلمان حج بیت اللہ کے لیے ہر سال جاتے ہیں۔

سرگرمی: آپ اپنے الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بیان کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے۔ان دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔نجومیوں نے اس کو بتایا تھا کہ ''بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو ختم کر دے گا۔'' اسی ڈر سے بنی اسرائیل میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی ماں پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔اللہ کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محل میں لے کر گئیں اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر پرورش پانے لگے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے۔ان کو فرعون کا ظلم اور اس کی زیادتی بالکل پسند نہ آئی۔جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل کر مدین جا پہنچے۔کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ واپس آ گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا: ''ایک رب کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو اور کسی ظالم سے نہ ڈرو۔''

فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ آئیں۔انھوں نے بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دربار میں بلایا جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ''عصا'' کا موجزہ دکھایا جو سانپ بن جاتا تھا اور چمکتے ہوئے

ہاتھ کا معجزہ بھی دکھایا لیکن ظالم فرعون اور ہامان نے اس سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ وہ پوری قوم کے ساتھ دریائے نیل کو عبور کر کے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضی کا شکار ہو گیا اور اس طرح اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طُور پر جا کر دعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے جو بھی ہدایتیں اور احکامات ملے وہ ''توریت'' نامی کتاب میں موجود ہیں۔

سرگرمی: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو کیسے بچایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل کے قبیلے میں پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو برائیوں سے بچانے کے لیے کہتے تھے۔ ''جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دعا مانگو۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ خود دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ ''تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو لیکن کبھی اپنے دل کی میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے: ''اللہ سے ڈرو، اس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے بچو۔ اس عمل سے تمہارا دل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔''

ایک دن آپ ایک تالاب پر گئے۔ وہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی اللہ کا راستہ بتایا اور فرمایا کہ: ''یہ دنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، گناہوں سے دوری اختیار کرو۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ دیا تھا کہ آپ کسی بیمار یا قریب المرگ آدمی کو ہاتھ لگا دیتے تھے تو وہ اللہ کے حکم سے اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے بھائی

کی چھوٹی بات پر ناراض نہ ہو۔لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو کتاب نازل ہوئی وہ ''انجیل'' کے نام سے مشہور ہے۔

سرگرمی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی ایک معجزہ اپنی کاپی میں لکھیں۔
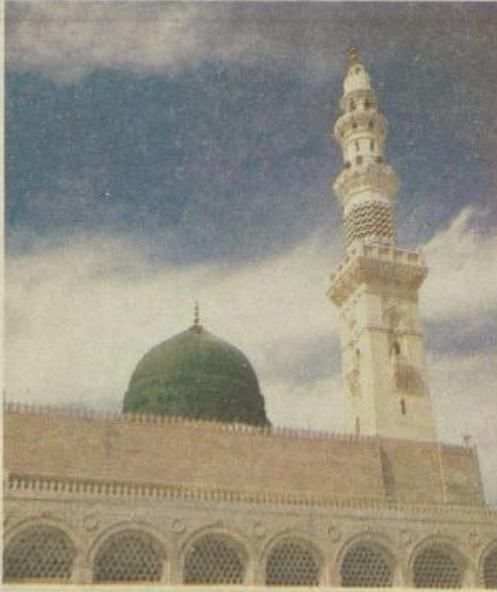
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔بچپن سے آپ ﷺ نہایت نیک، سچے اور ایماندار تھے۔اس لیے مکے کے لوگ آپ ﷺ کو ''صادق اور امین'' کہا کرتے تھے۔اس زمانے میں عرب بتوں کی پوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے شادی کی۔اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپ ﷺ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو نبوت عطا کی گئی۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آخری نبی بنایا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکے کے کافر آپ ﷺ سے ناراض ہو گئے اور آپ ﷺ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔آخر کار نبوت کے تیرہویں سال میں آپ ﷺ مکے سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ہجری سال اسی وقت سے شروع ہوا ہے۔مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد آپ ﷺ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخر فتح اسلام کی ہوئی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ کی عبادت کرو، ماں باپ کی خدمت کرو، اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔محلے والوں سے اچھا سلوک کرو۔جھوٹ نہ بولو، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔''

ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام ''قرآن مجید'' ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

سرگرمی: پیراگراف نمبر 4 میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات دی گئی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ہدایت پر آپ کس طرح عمل کرتے رکرتی ہیں۔

مشق

1۔ مندرجہ ذیل خانوں میں مطلوبہ معلومات لکھیے۔

پیغمبر علیہ السلام کا نام	نازل شدہ کتاب	اہم تعلیمات
1۔		
2۔		
3۔		

2۔ چند جملوں میں بتائیے کے انبیاء کرام کا اہم مشن کیا تھا؟

طلباء کی تعلیمی کارکردگی کا تعین کرنا (جائزہ لینا)

اس کتاب میں طلباء کے لئے مختلف نوع کی سرگرمیاں دی گئی ہیں جنھیں متعلقہ ابواب میں اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ شامل تصورات کو مزید مستحکم کیا جائے۔ مثلاً آپ طلباء سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی سرگرمی کو گروہی شکل میں مکمل کریں اور وہ کام جو انہوں نے کیا ہے اسے گروپ کی صورت میں پیش کریں یا کسی تحقیقات کے نتیجہ میں حاصل شدہ نتائج کو دوسروں سے شیئر کریں، کچھ نمونے یا ماڈل اور چارٹ وغیرہ بنائیں اور مختلف قسم کے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

نصابی کتاب کا یہ حصہ آپ کو کچھ تجاویز بھی فراہم کرتا ہے تاکہ ان سرگرمیوں سے آپ بچوں کی قابلیت اور لیاقت کا اندازہ لگا سکیں۔

وہ تجاویز یہ ہیں:۔

1- گروہی کام کرنا
2- زبانی پیشکش
3- ماڈل یا نمونہ بنانا
4- سوالات کے جوابات دینا

1- گروہی کام کرنا

(i) گروہی کام...... استاد کا بچوں کی صلاحیت کا تخمینہ:

اس بات کا جائزہ لینے کے لئے کہ بچے اپنا کام کس طرح کر رہے ہیں آپ ان کی کارکردگی کا دورانِ سرگرمی جائزہ لیتے رہیئے اور نیچے دی گئی ''گروپ ورک چیک لسٹ'' کو استعمال کر کے اپنے تاثرات اور مشاہدات تحریر کریں۔

گروپ ورک۔ چیک لسٹ

نام	جو کام اس کے ذمّہ ہے کیا وہ اس کو سمجھتی ہے؟	کیا وہ اس کام میں تندہی سے مشغول ہے؟	کیا وہ گروہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے؟	کیا وہ سماجی مہارتوں (سننے، باری لینے، خاموش آوازوں) کو استعمال کرتی ہے؟
عائشہ				
سیما				
بشریٰ				

نوٹ:۔ ایک وقت پر کسی ایک کا استعمال کیا جائے۔

(ii) گروپ ورک۔ خود۔ مشاہداتی عمل۔

(الف) اپنی کارکردگی کا خود جائزہ لینے کے لئے، آپ ہر شاگرد کو مشق میں شامل کر سکتے ہیں۔ اسے کہیں کہ اپنی کارکردگی یا پرفارمنس پر غوروخوض کرے اور اس بارے میں اچھی طرح غور کرے کہ دوسری دفعہ وہ اپنی کارکردگی کو کس طرح بہتر بنا سکتی/سکتا ہے۔

شاگرد سے کہیں کہ ''گروپ ورک۔ خود تشخیص فارم'' میں شامل سوالات کے جوابات دے۔

گروپ ورک۔خود۔ تشخیص فارم

-1 میرا کام کتنا اچھا ہے؟ ☐ بہت بہتر ☐ کچھ بہتر ☐ اتنا بہتر نہیں ☐

-2 میں اپنی اصلاح کس طرح کر سکتی/سکتا ہوں (فقط ایک خیال پیش کریں)۔ ____________

____

-3 کیا میرا کام گذشتہ کام سے بہتر ہے؟ ____________

____

-4 میرا کام کن باتوں میں اچھا ہے؟ ____________

____

-5 کن باتوں میں مجھے بہتر کام کرنا چاہئے؟ ____________

____

نوٹ:۔ آپ اس فارم یا خاکے کے سوالات بلیک بورڈ پر بھی لکھ سکتے ہیں طلباء کو کہیں کہ ان کے جوابات اپنی نوٹ بک میں لکھیں

(ب) کلاس I اور II کے بچے اپنے کام کی تشخیصی ایک چہرہ بنا کر ظاہر کر سکتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوگا کہ ان کا کام کتنا اچھا ہے؟

مثلاً میں نے بہتر کام کیا ☺ ، میرا کام کچھ کچھ بہتر تھا 😐 میرا کام بہتر نہ تھا ☹

چہرہ کے نیچے کوئی ایک بات ایسی لکھیں جس پر عمل کرنے سے کام کو بہتر طور پر کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ آپ جس بات کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں اسے معلوم کرنے کے لئے ، مناسب تبدیلیاں کر سکتے ہیں مثلاً اگر آپ سمجھتے ہیں کہ انہوں اچھے طور پر 'شیئر' کیا ہے تو ''کام کیا'' کو ''شیئر'' کیا سے بدل دیں۔

(iii) گروپ ورک۔ گروہی کام کا جائزہ

اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کہ گروپ میں شامل طلباء کس حد تک اپنے گروہی کام میں شریک رہے آپ گروپ کو کہیں کہ کسی بات پر بحث مباحثہ شروع کریں۔گروپ کے ہر رکن کی شرکت کی نمائندگی ایک شراکتی روٹی

PARTICIPATION ROTI
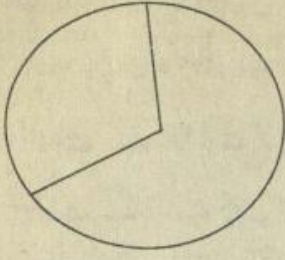
(Participation Roti) کے حصہ سے کریں۔ بچوں کو کہیں کہ روٹی کی ایک بڑی شکل بنائیں جیسے کہ نیچے دکھایا گیا ہے اور اسے بچوں کی گروپ میں شرکت کے حساب سے تقسیم کریں۔ مثلاً ایک بچے کی شرکت بہت زیادہ ہے تو روٹی کے ایک بڑے حصہ سے اس بات کو ظاہر کریں یاد رکھیے کہ آپ کو سب بچوں سے کہنا ہے کہ ان میں ہر ایک بچے کی کارکردگی بہتر سے بہتر ہونی چاہیے۔

2 ۔ زبانی پیشکش

(الف) طلباء کی علمی تشخیص کے لئے استاد نیچے دی گئی زبانی پیشکش کی چیک لسٹ کو استعمال کر سکتا ہے۔اس کو طلباء خود اپنے بارے میں جاننے کے لئے یا اپنے ساتھی بچوں کی پیشکش کو پرکھنے کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

زبانی پیشکش کی چیک لسٹ

شاگرد یا گروپ کا نام	صاف اور بلند آواز	بولتے ہوئے سارے سننے والوں کو دیکھنا	موضوع پر اچھی طرح اظہارِ خیال کرنا	پیشکش کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے (تعارف، اہم افکار کی وضاحت اور اختتام)	پیشکش کے مختلف طریقے (چارٹ، فوٹو گروپ، حقیقی اشیاء وغیرہ)	جماعت کے ساتھیوں کے سوالات کے جوابات	نمبر

نوٹ:۔ اگر آپ چاہیں تو رپورٹ پر بھی نمبر دے سکتے ہیں۔

3۔ ماڈل یا نمونہ بنانا

نیچے دی گئی کسوٹی کے مطابق طلباء کے پیش کردہ ماڈل یا نمونہ کا جائزہ یا تشخیص کی جا سکتی ہے۔

- ماڈل اصلی چیز سے مشابہت رکھتا ہے کہ نہیں؟
- طلباء یہ بتا سکتے ہیں کہ ماڈل کسی طرح کام کرتا ہے یا اسے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے؟
- کیا ماڈل کے بنانے میں ری سائیکل چیزیں (کم لاگت یا بغیر لاگت) استعمال کی گئی ہیں؟
- اگر ماڈل کو کسی گروپ نے بنایا ہے تو بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ کیا گروپ کے سب اراکین نے اس کے بنانے میں حصہ لیا ہے؟

نوٹ:۔ اگر آپ ماڈل پر نمبر دینا چاہیں تو ہر کسوٹی پر ایک نمبر مقرر کریں۔ یاد رکھیں کہ ماڈل پر کام کرنے سے پہلے تمام بچوں کو کسوٹی کے متعلق بتا دیں۔

4۔ سوالات کے جوابات دینا۔

سوالات کے ذریعے بچوں سے صرف یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ کتاب میں درج معلومات کو یاد رکھیں یا اس کے متعلق سوچیں "کیا"، "کون"، "کہاں"، اور "کب" یہ سب یاد دلانے والے سوالات ہیں کیونکہ یہ اکثر حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ان کا ایک واضح اور مقرر جواب ہے۔ ایسے سوالات کے جوابات کو جانچنا اور پرکھنا نہایت آسان ہے کیونکہ آپ کو صرف درست جواب کو دیکھنا ہے۔

- ایسے سوالات جن میں طلباء سے کہا جاتا ہے کہ وہ تقابلی مقابلہ کریں، اسباب گنوائیں (کیوں؟) یا تصور کریں وغیرہ۔ وہ بچوں کو سوچنے اور غور وفکر کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات لکھتے وقت انہیں نصابی کتاب میں مہیا کردہ معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے سوچنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مماثلتوں یا موازنے کو تلاش کریں یا وجوہات بیان کریں۔ ایسے جوابات کو پرکھنے اور جانچنے کے لئے آپ یہ ضروری دیکھیں کہ بچوں کی طرف سے لکھے گئے جوابات واضح اور سوال سے متعلقہ ہیں یا نہیں اور کیا شاگرد نے اپنے رائے کی تائید میں ٹھوس ثبوت یا وجہ بیان کی ہے کہ نہیں؟

نوٹ:۔ پوچھے گئے سوالات کیونکہ یاد کرانے والے سوالات بن سکتے ہیں۔ اگر جوابات نصابی کتاب میں پہلے سے موجود ہیں اور طلباء کو صرف یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو یاد کریں اور لکھیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد، بحوالہ مراسلہ نمبر F4-4/2003-SS-I
بتاریخ 15 مارچ 2004ء بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس کراچی۔
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سلسلہ وار نمبر	10356	پبلشر کوڈ نمبر	1
ماہ و سالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
اپریل - 2004	اوّل	25,000	19.80